



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلمیٰ

میںک  
ابن حدیث  
کادائی

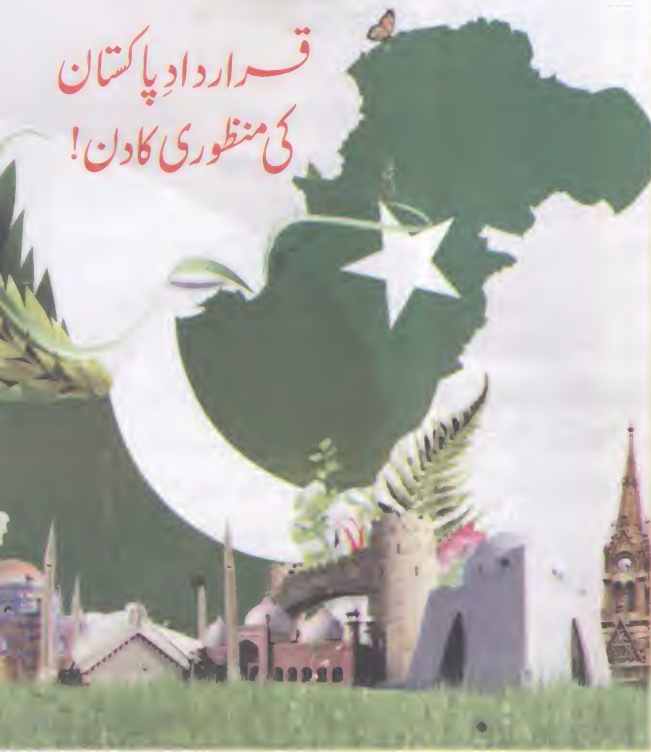
ابن حدیث

مؤرخان جمعیت  
ابن حدیث  
پاکستان  
کابل

47 | 15 تا 21 جمادی الثانی 1437ھ 25 تا 31 مارچ 2016ء | شماره: 13

23  
مارچ

قرارداد پاکستان  
کی منظوری کا دن!



حجیت حدیث

منکرین حدیث کا رد ایک تاریخی شہادت سے!



تذکرہ شہداء و علمائے اہل حدیث

شہیدیت  
علامہ ابی ظہیر

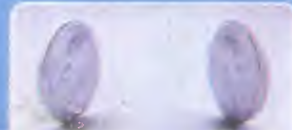
عالم اسلام کا ایک جلیل القدر سپاہی!



مسلمان خاتون کا عیسائی مرد سے نکاح؟!



عورتوں کا غیر محرم مردوں کو دیکھنا.....؟!



دور سے پن کی مذمت.....؟!





## درس قرآن

باب پندرہم احمد حماد

## تدبیر شیطان سے بچاؤ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (النحل)

”قرآن پڑھتے وقت راندھے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کر لیا کرو۔“

انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنے لیے کامیابی اور کامرانی کے راستے ڈھونڈتا ہے چاہے وہ کامیابی دنیوی اور عارضی ہو یا اخروی اور ابدی اور منصوبہ عمل میں اس چیز کا لحاظ بھی ضرور رکھتا ہے کہ ضرور رساں چیزوں اور ان عوامل سے کیسے بچا جائے جو اس کی کامیابی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اور انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان سے دور رہنے اور اس کی تدابیر و وساوس سے بچنا بھی لازمی ہے اسی ازلی اور ابدی دشمن شیطان سے بچنے اور اس کی تدابیر و وساوس سے محفوظ رہنے کے طریقہ کی طرف اس آیت مبارکہ میں رہنمائی کی گئی ہے:

”قرآن پڑھتے وقت شیطان مردود (جو اللہ کی رحمت سے دور کر دیا گیا ہے) سے پناہ مانگ لیا کرو۔“

لفظ شیطان کا مطلب ہی اللہ کی رحمت سے دور کیا ہوا اور ہلاک کیا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے اس چیز کا حکم دینا کہ اس دشمن ازلی سے اللہ کی پناہ طلب کیا کیجئے، آپ کے امتیوں کے لیے اس عمل کی اہمیت کو اور بھی اجاگر کرتا ہے اور پھر یہ بھی کہ قرآن کی تلاوت جیسی مقدس اور اہم عبادت سے پہلے اگر شیطان سے بچاؤ کی تدابیر ضروری ہیں تو پھر تو ہر چھوٹے بڑے کام سے پہلے اس عمل کو دوہرانا اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ قرآن چونکہ علوم و معارف کا ایک خزانہ ہے جو اصلاح امور کا باعث ہے تو اس کی تلاوت سے قبل شیطان چاہتا ہے کہ بندے کو اس کتاب ہدایت کے مقاصد اور معانی سے دور کر دے جبکہ یہ عمل (اعوذ باللہ کہنا) انسان کے دل کو ان مشاغل و وساوس سے دور کرتا ہے جو رب العالمین سے دوری کا باعث بنتے ہیں۔ اللہ پر ایمان رکھنے اور صدق دل سے شیطان سے پناہ مانگ لینے کے بعد اس کا وار انسان پر نہیں چلتا:

﴿إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (النحل)

”ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا زور مطلقاً نہیں چلتا، البتہ اس کا غلبہ ان پر ضرور ہو جاتا ہے جو اس کی رفاقت میں آتے ہیں (اس کو دوست بناتے ہیں)۔“

استغاثہ طلب کرنے میں ایک عجیب نکتہ یہ بھی ہے کہ انسان گویا اپنے پروردگار کے سامنے اپنی بے بسی، عاجزی اور انکساری کا اظہار کر رہا ہے اور رب العالمین کی قدرت کا ملحدانہ طاقت مطلقہ کا اقرار کر رہا ہے کہ مصیبت و پریشانی سے چھٹکارا اسی ذات کے ہاتھ میں ہے۔

## درس حدیث

باب پندرہم علیہ السلام لایاوی

## غاصبانہ قبضے کا انجام

[عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَنَبٍ أَرْضَيْنِ.] (متفق علیہ)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے کسی کی ایک بالشت زمین پر قبضہ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق (ہار) ڈال دیں گے۔“

دنیا میں انسان اپنی طاقت، دولت یا عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی کی جائیداد یا زمین و مکان پر ناجائز قبضہ کر کے سمجھتا ہے کہ میں نے کچھ حاصل کیا ہے۔ حالانکہ جو وہ حاصل کر رہا ہے اپنے اوپر بوجھ ڈال رہا ہے۔ جو کسی کو دھوکہ دے وہ قیامت کے دن اسے لیے پھرے گا مگر اس دن وہ چیز اس سے وصول نہیں کی جائے گی بلکہ اس کے بدلے نیکیاں لی جائیں گی۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی صورت میں انسان کو گھیر لے گا، بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

اس حدیث میں خاص طور پر زمین کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس نے کسی بھائی کی بالشت بھر زمین پر ناجائز غاصبانہ قبضہ کیا تو قیامت کے دن اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا ہار بنا کر ڈال دیا جائے گا اور رسوائی اس کا مقدر بن جائے گی۔ کسی کی چیز پر ناجائز ذرائع سے قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے۔ ایک رائی کے برابر بھی کسی کی ملکیت ہے سے جبراً لینا بھی گناہ ہے۔ ظلم خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ ظلم ہی ہے۔ لوگ اس بات کو بھول گئے ہیں کہ ایک دن اللہ کے دربار میں حاضری ہوگی اور ایک ایک چیز کا حساب ہوگا۔ قبضہ گروپ باقاعدہ مافیا کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ زمینوں، جائیدادوں پر قبضے اس قدر زیادہ ہو رہے ہیں کہ ایک پلاٹ کئی کئی مرتبہ فروخت ہو جاتا ہے۔ جعل ساز اس قدر عام ہے کہ جعلی رجسٹریاں اور انتقال کروا کر جائیداد کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت مخصوص گروہ سرگرم عمل ہیں جو ایسے پلاٹ تلاش کرتے ہیں جو متنازعہ ہوں یا ان کا مالک کسی وجہ سے پلاٹ پر آتا جاتا نہ ہو۔ ان پلاٹوں پر قبضہ کرنے والے یہ مت بھولیں کہ وہ قیامت کے روز سزا سے بچ جائیں گے۔ ناجائز قبضہ والی زمین پر مسجد، ہسپتال یا مدرسہ بھی نہیں بنایا جاسکتا۔ جو یہ کام کرے گا اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا ہار پہنایا جائے گا۔ لہذا کسی بھی چیز پر ناجائز قبضے سے گریز کیا جائے خواہ وہ عہدہ ہو یا جائیداد۔ ناجائز قابض ہمیشہ ناپسندیدہ ہوتا ہے۔

## ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء..... قرار دادِ پاکستان کا دن

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہماری قومی دلی تاریخ کے بہت سے واقعات ہمارے سفر حیات میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ مگر ہم ان واقعات کو صرف یوم منانے تک محدود کر دیتے ہیں اور ان کی گہرائی اور ان کے حقیقی پیغام کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش نہیں کرتے۔ جب رنج الاول کا مہینہ آتا ہے تو لوگ عید میلاد النبی ﷺ کے نام پر دن کو جلوس اور شب کو چراغاں کا اہتمام کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے میلاد النبی ﷺ کا حق ادا کر دیا ہے۔ بلاشبہ یہ مہینہ بڑی سعادت اور مسرت و شادمانی کا مہینہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے اور آپ کی دعوت و پیغام نے دنیا میں ایک صحت مند انقلاب برپا کر دیا جس نے انسان کا براہ راست اس کے خالق حقیقی سے تعلق جوڑ دیا۔ چنانچہ یہ دن منانے کی نہیں آپ کی سیرت طیبہ اور اسوہ حسنہ کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح محرم الحرام میں واقعہ کربلا کے حوالہ سے ۲۳ مارچ کو قرار دادِ پاکستان کی منظوری اپریل میں یوم اقبال پر اور ۱۴ اگست کو یوم آزادی منایا جاتا ہے مگر ہم ان کے حقیقی پیغامات کو بھول جاتے ہیں۔

بلاشبہ پاکستان ایک نظریاتی اور اسلامی مملکت ہے جس کے پس منظر میں صدیوں کی تاریخ اور اسلامیان برصغیر کی بے مثال قربانیوں کی داستان موجود ہے۔ تاریخ شاید ہے علامہ اقبال نے اپنے خطبہ الہ آباد (۱۹۳۰ء) میں مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا تصور پیش کیا تھا۔ چنانچہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں مینار پاکستان کے وسیع میدان میں قرار دادِ پاکستان پاس کی تھی اور انہوں نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا تھا کہ ”ہندو اور مسلمان کبھی ایک قوم کی صورت میں نہیں ڈھلے نہ دونوں میں باہم شادیاں ہوتی ہیں نہ ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ دونوں کا تعلق ایسی تہذیبوں سے ہے جن کے افکار و تصورات باہم متضاد ہیں۔ ایک کا ہیرو دوسرے کا دشمن ہوتا ہے۔ ایک کی فتح دوسرے کی شکست ہوتی ہے۔ ایسی دو قوموں کو آپس میں ایک نظام میں باندھ دینا جس میں ایک اقلیت اور دوسری اکثریت میں ہو اس کا نتیجہ بے چینی اور تباہی کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔“ صدارتی خطبے کے اس اقتباس کو قرار دادِ پاکستان کی روح قرار دیا جاسکتا ہے۔ آج بھارت اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمان کسمپرسی، غربت و بے بسی اور موت و حیات کی کشمکش میں زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں ہزاروں کی تعداد مسلمان جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ ہندو کی جابر و ظالم فوج کے مظالم اب بھی جاری ہیں۔

تاریخ شاید ہے کہ قرار دادِ پاکستان ایک آزاد مملکت کا سنگ میل ثابت ہوئی۔ سات سال کے مختصر عرصہ میں بانی پاکستان کی قیادت میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان نقشہ عالم پر نمودار ہوا اور دنیا کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا کہ مسلمان اگر خلوص نیت سے متحد ہو جائیں تو وہ تاریخ کا رخ موڑ سکتے ہیں۔ پاکستان کا تصور درحقیقت ایک تاریخی بصیرت تھی اور اس کی تشکیل میں تاریخی دلی قوتیں کارفرما تھیں۔ تاریخ نے یہ کرشمہ ۱۹۴۷ء میں ہی نہیں دکھایا بلکہ یہ اعجاز مسلمان قوم کی چودہ سو سالہ تاریخ کے مختلف ادوار میں دیکھا جاسکتا ہے۔ بعض لوگ قیام پاکستان کے محرکات کا ذکر کرتے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پاکستان معاشی ضرورت کی پیداوار ہے جو حقائق کے سراسر خلاف ہے۔ اس لیے کہ پاکستان خالصتاً ایک نظریہ ایک عقیدہ اور ایک نصب العین کی پیداوار ہے جس کا مقصد ایسے خطہ ارض کا حصول تھا جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال سکیں اور ایسا معاشرہ قائم کر سکیں جس میں اسلامی اقدار کی فرمانروائی ہو۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج یہاں بیرونی قوتوں کی خوشنودی کے لیے پاکستان کو لبرل اور سیکولر بنانے کی سازشیں کی جا رہی ہیں جبکہ پاکستان اور اسلام لازم و ملزوم ہیں۔ یہاں لبرل ازم اور سیکولر ازم نہیں آسکتا۔

اب پنجاب اسمبلی میں تحفظ خواتین بل پاس کر کے کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کیے گئے ملک میں قرآن و سنت کے خلاف قانون سازیوں کی جا رہی ہیں۔ اس پر امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس خلاف شریعت بل کو تمام دینی جماعتوں نے مسترد کر دیا ہے۔ پاکستان کے دستور میں یہ بات موجود ہے کہ ملک میں قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جاسکے گا۔ لیکن افسوس کہ اسمبلیوں میں ایسی قرار دادیں پاس کی جا رہی ہیں جو پاکستان کے آئین اور اسلام کے مکمل طور پر خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عورت کو طلاق دینے کا حق

مدیر اعلیٰ  
بشیر انصاری  
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس  
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 ہندو کے فریض و واجبات..... (خطبہ)
- 8 علامہ احسان الہی ظہیر شہید
- 10 صحت حدیث پر ایک تاریخی شہادت
- 12 ماوراء مارچ اور علماء اہل حدیث
- 16 علامہ احسان الہی ظہیر..... عالم اسلام کا بطل
- 18 علمائے اہل حدیث کی خدمات
- 19 یثاق مدینہ کے انقلابی ثمرات
- 21 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور ریل زرینجر کے نام کی جائے

بہشت روزہ ”اہل حدیث“  
چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525  
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

|                 |             |
|-----------------|-------------|
| سالانہ          | 600/- روپے  |
| ششماہی          | 350/- روپے  |
| بذریعہ دی       | 650/- روپے  |
| بیرونی ممالک سے | 6000/- روپے |
| نی پرچہ         | 20/- روپے   |

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لشعر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اور مرد خواتین کی برابری کا تصور اسلام کا نہیں ہے مرد کو شریعت نے خواتین کے حقوق کا محافظ بنایا ہے۔ بیوی اگر دین کی نافرمانی کر رہی ہو اور خاندانی نظام کو نقصان پہنچ رہا ہو تو مرد کا احسن طریقہ سے اسے سمجھانا ضروری ہے بصورت دیگر مرد بیوی پر سختی بھی کر سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسلام میں خواتین کو جو عزت اور رتبہ دیا گیا ہے اسے دنیا کا کوئی دوسرا قانون یقینی نہیں بنا سکتا۔ اس بل میں مرد کو عورت کا محکوم بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخر میں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ پاکستان اسلام کے لیے معرض وجود میں آیا اور اس کا مستقبل اسلام سے وابستہ ہے۔ اس لیے اسلامیان پاکستان اسلام کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

ذرا غم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی!

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے

## سعودی قیادت میں 34 ملکی اتحاد میں پاکستان کا کلیدی کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سعودی عرب کی قیادت میں 34 ملکی اتحاد میں پاکستان کا کلیدی کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب میں دفاع اور انسداد دہشت گردی کے شعبوں سمیت کثیر جہتی تعاون خوش آئند ہے۔ وفاق المدارس کے علماء کونشن سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ سعودی عرب کی علاقائی سالمیت اور خود مختاری کو درپیش کسی بھی خطرے سے نمٹنے کے لیے پاکستان کا سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہونے کا عزم عالم اسلام کے جذبات کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب میں فوجی مشقوں کا بنیادی مقصد دہشت گرد گروہوں کی جانب سے درپیش خطرے کے جواب میں تربیت کے عمل کو بہتر بنانا ہے۔ مشترکہ جنگی مشقیں خطے میں دہشت گردی کی لعنت سے نمٹنے میں معاون ثابت ہوں گی۔ ان مشقوں کو کسی بھی صورت ایران کے خلاف نہیں سمجھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یمن اور شام کی صورتحال سے دہشت گرد عناصر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ ان حالات میں وزیراعظم اور آرمی چیف کا یہ مشترکہ عزم بڑا ہی حوصلہ افزا ہے کہ سعودی عرب کی قومی سلامتی کو کبھی بھی کوئی خطرہ لاحق ہوا تو پاکستان دفاعی لائن میں پہلے نمبر پر ہوگا اور سعودی عرب کے دفاع کیلئے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج کا کوئی ثانی نہیں۔ پاکستان کی مسلح افواج پورے عالم اسلام کیلئے قوت اور حوصلے کا باعث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورتحال میں جنرل راحیل شریف اور وزیراعظم میاں نواز شریف کا دورہ سعودی عرب بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ سعودی عرب کی علاقائی سالمیت اور یکجہتی کو لاحق کسی بھی خطرے سے نمٹنے کے لیے پاکستان ہمیشہ سعودی بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑا رہے گا، پاکستان سعودی عرب سے تعلقات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف سعودی عرب کی قیادت میں بننے والے 34 ملکی اتحاد میں پاکستان کے کلیدی کردار سے اب کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی سعودی عرب کے دفاعی معاملات کو فرقہ وارانہ رنگ دینا چاہیے۔ سعودی عرب اور پاکستان کو سلامتی کے حوالے سے یکساں مسائل کا سامنا ہے۔

## ہدیہ نعت حضور سرور کائنات ﷺ

میاں کرتا رہوں ہر دم شہ ابدار کی عظمت  
مراتب جنت الفردوس کے وہ فرد پاتا ہے  
درد پاک کے عامل پہ خوش ہوتا ہے اس کا رب  
نبی کے جاں نثاروں کی صفوں میں نام لکھوائیں  
اسی پہ شاہ عادل ذرا دیکھو یہ قرآن ہے  
حقیقت ہے مسلم یہ اسے جانے زمانہ ہے  
کیا خوش اپنے رب کو اور اس سے جنتیں پائیں  
مقدر میں ترے پستی اسی دم ہو مچی شامل  
طریق احمد منزل کو اپناؤ آجبالا ہو

مجھے شوقِ فراواں ہے کروں سرکار کی مدحت  
درد پاک پڑھنے سے دلوں کو چین آتا ہے  
عطا کرتا ہے بن مانگے تمنائیں وہ دل کی سب  
تقاضا حب نبویؐ کا اطاعت ان کی اپنائیں  
بڑی سب سے ہے نعمت بعثت احمد یہ فرماں ہے  
فراہم میرے آقا کے تو حکمت کا خزانہ ہے  
عمل کر کے صحابہؓ نے بڑی ہی رفعتیں پائیں  
کیا ہے ترک تو نے جب سے مسلم اسوۂ کامل  
اگر چاہو اسے ماسم جہاں میں بول بالا ہو

(کاوش نگر:- جناب عبدالرحمن عاصم ایم، اے (میاں جنوں))



جناب مولانا حافظ  
ابو محمد عبدالستار احمد  
مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلمان کابلی میاں چمن بازار لاہور  
فون: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: hammad3316@yahoo.com

# احکام و مسائل

## مسلمان خاتون کا عیسائی مرد سے نکاح

**سوال** ہمارے آفس میں ایک عیسائی کلرک ہے اس کا کہنا ہے کہ ایک مسلمان لڑکی مجھ سے نکاح کرنا چاہتی ہے اور میں نے نکاح کے بعد اس کے ہاتھوں مسلمان ہونے کا وعدہ کیا ہے کیا ایسا کرنا میرے لیے جائز ہے؟

**جواب** قرآن کریم کی صراحت کے مطابق ایک مسلمان مرد کا اہل کتاب عورت سے چند شرائط کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں ان کی پاک دامن عورتیں بھی (تمہارے لیے حلال ہیں)۔“ (المائدہ: ۵)

اہل کتاب عورتوں سے نکاح کی اجازت کے ساتھ ایک تو پاک دامن ہونے کی شرط ہے جو آج کل اکثر اہل کتاب عورتوں میں مفقود ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اہل کتاب سے نکاح کرنے کی صورت میں اپنے ایمان کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد میں واضح طور پر اشارہ کیا ہے اگر کسی مسلمان کو اہل کتاب عورت سے نکاح کرنے میں ایمان کے ضیاع کا خطرہ ہے تو یہ بہت ہی خسارے کا سودا ہے۔ دور حاضر میں ایسی عورتوں سے نکاح میں ایمان کو جو شدید خطرات لاحق ہوتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں ہیں، لیکن اہل کتاب مرد کا مسلمان خاتون سے نکاح کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وہ (مومن) عورتیں ان (کافروں) کے لیے حلال نہیں اور نہ وہ (کافر) ان (مومن) عورتوں کے لیے حلال ہیں۔“ (الممتحنہ: ۱۰)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنی عورتوں کو شرکین کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔“ (البقرہ: ۲۲۱)

صورت مسئلہ میں ایک عیسائی آدمی کا مسلمان خاتون سے نکاح نہیں ہو سکتا، اگر وہ مسلمان ہو جائے اور اپنے آپ کو اچھا مسلمان ثابت کر دے تو اس کا کسی مسلمان عورت سے نکاح کرنا جائز ہے۔ لیکن ایسے شخص کے اسلام کی جانچ پڑتال کرنا ضروری ہے کہ وہ شرک، شراب اور دیگر شرعی محرمات چھوڑ کر نماز، روزہ اور دیگر عبادات کو پابندی سے ادا کرتا ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ شادی کے بعد اسلام کو بطور حیلہ استعمال نہ کر سکے اور مقصد حاصل کرنے کے بعد وہ دوبارہ مرتد نہ ہو جائے۔ بہر حال اگر وہ مسلمان ہو جائے اور اپنے حسن اسلام کا مظاہرہ کرے تو اس کا نکاح کسی بھی مسلمان خاتون سے ہو سکتا ہے لیکن اسلام لانے کے محض وعدے پر نکاح کرنا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم!

## عورتوں کا مردوں کو دیکھنا

**سوال** مردوں کے لیے تو ممانعت ہے کہ عورتوں کو دیکھیں، کیا عورتیں جب بازار جاتی ہیں تو مردوں کو دیکھ سکتی ہیں یا نہیں اسی طرح ٹی وی پر غیر محرم مردوں کی تصاویر دیکھنے کے متعلق کیا حکم ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

**جواب** اس میں کوئی شک نہیں کہ بلاوجہ مردوں کا عورتوں کو دیکھنا منع ہے بلکہ قرآن نے مردوں کو ایسے حالات میں اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مسلمان مردوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔“ (النور: ۳۰)

اسی طرح عورتوں کو بھی غص بصر کا حکم ہے اس سے بعض اہل علم نے استدلال کیا ہے کہ جس طرح مردوں کے لیے عورتوں کو دیکھنا منع ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی مردوں کو دیکھنا منع ہے۔ لیکن ہمارے رجحان کے مطابق اس میں کچھ تفصیل ہے کہ عورتیں اگر مردوں کو شہوت اور لطف اندوزی سے دیکھتی ہیں تو فتنہ و فساد کے پیش نظر ایسا کرنا حرام اور ناجائز ہے لیکن اگر نیت میں فتور نہیں تو عورتیں مردوں کو دیکھ سکتی ہیں۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اہل حبشہ کو کھیلنے ہوئے اور جہادی مشقیں کرتے ہوئے دیکھتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس حالت پر باقی رہنے دیا۔ (بخاری، النکاح: ۵۲۳۶)

امام بخاریؒ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ”عورت اہل جہشہ (اجنبی حضرات) کو دیکھ سکتی ہے بشرطیکہ کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔“ (بخاری الکاح باب نمبر ۱۱۵) ہمارے ہاں خواتین بازار میں باپردہ چلتے پھرتے مردوں کو دیکھتی ہیں اس صورت میں اگرچہ مرد حضرات عورتوں کو نہیں دیکھ پاتے مگر عورتیں انہیں دیکھ رہی ہوتی ہیں لیکن امام بخاریؒ کے قائم کردہ عنوان کے مطابق شرط یہ ہے کہ دیکھنے میں فتنہ و شہوت کا وجود نہ ہو اگر ایسا ہے تو فی دی اور سر راہ مردوں کو دیکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ واللہ اعلم!

## دورخ پن کی مذمت

**سوال** میں کچھ لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ میرے ساتھ گفتگو کرتے وقت دوغلی پالیسی اختیار کرتے ہیں کیا مجھے ایسے حالات میں خاموش رہنا چاہیے یا انہیں اس عادت کے متعلق آگاہ کر دینا چاہیے کتاب وسنت میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

**جواب** ایک انسان اپنی مطلب برآری کے لیے کسی انسان کے سامنے اس کی تعریف کرتا ہے پھر دنیوی مقصد حاصل کرنے کے لیے مبالغہ آرائی سے کام لیتا ہے لیکن لوگوں کے سامنے اس کی عدم موجودگی میں مذمت اور عیب جوئی کرتا ہے تو اسے دورخ پن یا دوغلی پالیسی کہا جاتا ہے لوگوں سے دورخی گفتگو کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”تم لوگوں میں بدتر دورخ آدمی کو پاؤ گے جو ان کے پاس ایک چہرے کے ساتھ آتا ہے جبکہ دوسروں کے پاس دوسرے چہرے سے جاتا ہے۔“ (بخاری الادب ۹۰۵۸) ایسے آدمی کا راز ایک نہ ایک دن فاش ہو جاتا ہے اور وہ معاشرہ میں بدنام ہو کر رہتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ایسی عادت بد سے خود کو بھی محفوظ رکھیں اور دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کریں۔ جس انسان کے اندر یہ خصلت ہو اس سے خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ اس پر خاموش نہ رہا جائے بلکہ اسے آگاہ کیا جائے تاکہ لوگ آئندہ اس سے نفرت نہ کریں اور ازراہ احتیاط اس کی صحبت سے دور نہ ہو جائیں۔ اگر وہ اس نصیحت سے فائدہ اٹھا کر توبہ کر لے تو ٹھیک بصورت دیگر دوسروں کو اس سے آگاہ کیا جاسکتا ہے اگرچہ اس کی عدم موجودگی میں ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا کرنا غیبت نہیں ہے جیسا کہ امام بخاریؒ نے ایک عنوان قائم کیا ہے: ”فسادی اور اہل شک کی غیبت جائز ہے۔“ (بخاری الادب باب نمبر ۴۸)

پھر آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ”اسے اندر آنے کی اجازت دے دو یہ قبیلے کا بُرا آدمی ہے۔“

جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ بڑے اخلاق اور نرمی میں گفتگو فرمائی میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ نے اس کے متعلق پہلے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ قبیلے کا بُرا آدمی ہے پھر اس کے ساتھ بڑی نرم گفتگو فرمائی آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! بے شک بدترین آدمی وہ ہے جسے لوگ اس کی بدگلائی سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔“ (بخاری الادب ۶۰۵۴) بہر حال دورخ پن بہت بُری عادت ہے اور جس انسان کے اندر یہ خصلت پائی جائے اسے آگاہ کرنا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس سے مطلع کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم!

## استحقاق سے کم نمبر دینا

**سوال** میں نے ایف اے کے امتحان میں بہت محنت کی پڑھائی میں رات دن ایک کر دیا امتحانات کے موقع پر بہت اچھے پرچے ہوئے لیکن جب رزلٹ سامنے آیا تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور استحقاق سے کم نمبر دیئے گئے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

**جواب** حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام کر دیا ہے لہذا تم آپس میں ظلم نہ کیا کرو۔“ (مسلم البر والصلہ ۶۵۷۲)

استحقاق کے مطابق نمبر نہ دینا یا استحقاق سے بڑھ کر خاص مقاصد کے پیش نظر کسی کو زیادہ نمبر دینا دونوں طرح ظلم ہے ہر حقدار کو اس کا حق دینا ہی عدل وانصاف ہے لیکن بعض اوقات طالب علم غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مستحق کے ذہن میں سوال کا ایک مخصوص جواب ہوتا ہے اگر طالب علم اس کے مطابق جواب دے گا تو وہ مطلوبہ نمبروں کا حقدار ہوگا بصورت دیگر اسے محروم کر دیا جائے گا۔ جبکہ طالب علم اپنے ذہن کے مطابق سوال کا جواب دیتا ہے جو متحکن کے جواب کے مطابق نہیں ہوتا اس صورت میں نمبروں کا کم آنا ظلم نہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ امتحان کے لیے جس متحکن کا انتخاب کیا جاتا ہے اس سے سوالات مع جوابات لیے جاتے ہیں۔ وہ ادارہ میں محفوظ ہوتے ہیں اس کے باوجود اگر کوئی طالب علم مطمئن نہیں ہوتا تو اپنے جوابات کی دوبارہ جانچ پڑتال کر داسکتا ہے۔ لہذا استحقاق سے کم نمبر دینے کا فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!



امام حسین علیہ السلام  
علی الحنفی  
ذاکثر

# بندوں کے فرائض و واجبات

10 جمادی الثانی 1437ھ / 11 مارچ 2016ء

تاریخ

جناب حافظ یوسف سراج

فقہ حنفی

جناب محمد ہاشم یزانی / جناب محمد اجمل بھٹی

محمد و ثناء کے بعد:

بندگان الہی! آگاہ رہو کہ بندوں کے اعمال کا نفع یا نقصان خود انہی کو دینے والا ہے، کسی شخص کی اطاعت سے نہ تو اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی کسی کی نافرمانی سے اسے کوئی نقصان ہو سکتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَ مَنْ أَسَاءَ فَعَلِيَهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ﴾ (العنکبوت)

”جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لیے کرے گا، اور جو برائی کرے گا وہ آپ ہی اس کا خمیازہ بھگتے گا پھر جانا تو سب کو اپنے رب ہی کی طرف ہے۔“

اسی طرح ارشاد خداوندی ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْفَىٰ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَوَّالِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (غافر)

”جو برائی کرے گا اُس کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جتنی اُس نے برائی کی ہوگی اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مؤمن، ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں اُن کو بے حساب رزق دیا جائے گا۔“

جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے اس تک رسائی کے غلط واسطے وسیلے بنا لے، ان کی عبادت کرے، ان پر توکل کرے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کو دور کرنے اور حاجت براری کے لیے انہیں پکارے تو ایسا شخص اللہ کے حقوق کو ضائع کر رہا ہے اور ناکام و نامراد ہو گا اور اس کی ساری محنت اکارت ہو جائے گی، اس کی کوئی بھی نفلی یا فرضی عبادت قبول نہ ہوگی اور نہ ہی اس سے فدیہ لے کر اسے بخشا جائے گا۔ بلکہ اسے کہا جائے گا کہ دیگر جہنمیوں کے ساتھ تو بھی جہنم میں چلا جا۔ ہاں! اگر وہ شرک سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔

بخاری اور مسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ایک جہنمی آدمی سے کہا جائے گا: اگر تجھے روئے زمین کی ہر چیز مل جائے تو کیا دوزخ سے نکلنے کے لیے تو وہ سب کچھ قربان کر دے گا؟ تو ایسا کرنے پر وہ شخص فوراً تیار ہو جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا:

”دنیا میں تو تجھ سے بہت آسان کام کا مطالبہ کیا گیا تھا، وہ یہ کہ تم اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو، لیکن تم نے وہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔“

اللہ تعالیٰ نے توحید کے علاوہ انسان پر جتنے بھی فرائض اور واجبات عائد کیے ہیں، وہ سب کے سب توحید ہی کے تابع ہیں اور ان کی کڑیاں بھی اس بنیادی عقیدے

اللہ تعالیٰ نے توحید کے علاوہ انسان پر جتنے بھی فرائض اور واجبات عائد کیے ہیں، وہ سب کے سب توحید ہی کے تابع ہیں اور ان کی کڑیاں بھی اس بنیادی عقیدے سے جا ملتی ہیں اور کوئی بھی عبادت توحید کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

سے جا ملتی ہیں اور کوئی بھی عبادت توحید کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔ بخاری شریف میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا ”آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہوگا؟“ فرمایا: ”جو شخص صدق دل سے لا الہ الا اللہ پڑھے۔“ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ صَدَقْنَا الْإِنْسَانَ بِوَلَدَيْنِهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ﴾ (الانعام: 15)

”ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرے اُس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی اس کو جنما۔“

باپ اپنے بچے کی پرورش کرنے، اس کا خیال رکھنے اور اسے کھلانے پلانے کے لیے دوڑ دھوپ کرتا ہے۔ میاں

بیوی مل کر اپنے بچے کے علاج معالجے کا انتظام کرتے ہیں، اپنے بچے کی نیند کی خاطر رات بھر انہیں جاگنا پڑے تو وہ پروا نہیں کرتے، اپنی اولاد کے آرام کی خاطر وہ مشقتیں برداشت کرتے ہیں، بچے کی خوشحالی کے لیے وہ خود تنگی اٹھاتے ہیں، بچے کی خوشیوں کے لیے وہ تمام بوجھ برداشت کرتے ہیں۔ اسے مکمل اور درست انسان بنانے کی خاطر وہ اسے تعلیم دلاتے ہیں اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بچہ ان سے بھی اچھا انسان بن جائے۔

چنانچہ اسلام نے والدین سے حسن سلوک کا جو بہت زیادہ حکم دیا ہے اس پر کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی یہ بات قابل حیرت ہے کہ والدین کی نافرمانی پر اتنی سخت وعید کیوں آئی ہے۔

بیٹا جتنی چاہے کوشش کر لے، وہ والد سے حسن سلوک کا حق ادا نہیں کر سکتا، ہاں ایک صورت میں ایسا ممکن ہے جس کا تذکرہ حدیث شریف میں یوں آیا ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیٹا اپنے باپ کا بدلہ نہیں چکا سکتا، الا یہ کہ وہ دیکھے کہ اس کا باپ غلام ہے اور وہ اسے خرید کر آزاد کر دے۔“ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

والدین جنت کے دو دروازے ہیں، ان سے حسن سلوک کرنے والا شخص جنت میں داخل ہوگا۔ مسلم شریف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پوچھا گیا: کس کی یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: ”جو شخص اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پاتا ہے پھر بھی (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکا۔“

تجھ سے اگر تیرے والدین خوش ہیں تو اللہ بھی راضی ہے۔ جامع ترمذی اور مستدرک حاکم میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”اللہ کی رضا والد کی خوشنودی میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔“

والدین سے حسن سلوک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانی والے کاموں کے علاوہ باقی ہر بات میں ان کی اطاعت کی جائے، ان سے نرمی کا برتاؤ کیا جائے، انہیں خوش رکھا جائے، ان پر دل کھول کر خرچ کیا جائے، ان کی خاطر مال قربان کیا جائے، ان پر شفقت کی جائے، ان کے غم کو اپنا غم سمجھا جائے، ان سے مانوس رہا جائے، ان کے دوستوں سے حسن سلوک کیا جائے، ان کے رشتہ داروں اور دوستوں سے تعلق جوڑا جائے، انہیں کسی طرح کی بھی تکلیف نہ پہنچائی جائے، جس کام سے وہ منع کریں اس سے باز رہا جائے، ان کی درازی عمر کی چاہت کی جائے اور زندگی میں اور موت کے بعد ان کے لیے بکثرت استغفار کیا جائے۔ جبکہ ان میں سے کسی بھی حق کو غصب کرنا والدین کی نافرمانی شمار ہوگا۔

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ: ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہیں کہ: بارشیں برسنے لگیں گی، اولاد

(اپنے والدین پر) غصہ دکھائے گی، برے لوگ سر عام دندناتے پھریں گے اور اچھے لوگ نادر ہو جائیں گے۔“

والدین کی سب سے بڑی نافرمانی کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ انہیں اولاد کی نگرانی سے نکال کر اولاد ہومز میں منتقل کر دیا جائے۔ اس برے کام سے اللہ کی پناہ! نہ تو اسلام ہمیں یہ تعلیمات دیتا ہے اور نہ ہی یہ بااخلاق لوگوں کا شیوہ ہے۔ اسی طرح والدین کے سامنے اپنی بڑائی کرنا، انہیں مارنا پیٹنا، انہیں ذلیل کرنا، گالی دینا اور انہیں محروم کرنا بھی ان کی نافرمانی کی مختلف شکلیں ہیں، مجسم الطہرائی میں سیدنا ابوہریرہ سے مروی ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاسکے گی۔ اس کے باوجود والدین کے نافرمان کو یہ نصیب نہ ہوگی۔“

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا﴾  
”اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار

میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔“ (النساء)

### دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے دائرہ اسلام میں چنگی سے داخل ہو جاؤ۔  
بندگان الہی! والدین کے حقوق کی ادائیگی پر عظیم اجر و ثواب اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ والدین کی خدمت، عمدہ اخلاق اور بہترین خوبی بھی ہے۔ نیک سیرت اور نیک طینت عمدہ اخلاق والے لوگ یہ خدمت بخوشی ادا کرتے ہیں اور نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے، احسان کا بدلہ احسان ہے، نیک سلوک کا بدلہ نیک سلوک ہی ہے۔ نیکی اور حسن سلوک کا انکاری، بد اخلاق، حیا سے عاری اور خبیث فطرت شخص ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**والدین کی سب سے بڑی نافرمانی یہ بھی ہے کہ انہیں اولاد کی نگرانی سے نکال کر اولاد ہومز میں منتقل کر دیا جائے۔ اس برے کام سے اللہ کی پناہ! نہ تو اسلام ہمیں یہ تعلیمات دیتا ہے اور نہ ہی یہ بااخلاق لوگوں کا شیوہ ہے۔**

﴿وَإِنْ طَلَقْتُمْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَكُونُوا قَدْ رَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَاصْطَفُوا مَا قَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوا الَّذِي بِيَدِهِ عَقْدُهُ أَلِ الْكِتَابِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَلَا تَنْسُوا الْقُضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾  
”اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہے، لیکن مہر مقرر کیا جا چکا ہو تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ عورت نرمی برتے (اور مہر نہ لے) یا وہ مرد جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے، نرمی سے کام لے (اور پورا مہر دیدے)، اور تم (یعنی مرد) نرمی سے کام لو، تو یہ تقویٰ سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے“ آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو تمہارے اعمال کو اللہ دیکھ رہا ہے۔“ (البقرة)

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿وَكَانَ يُؤْتِيهِمْ مِمَّا يَشَاءُونَ وَكَانَ يُعَلِّمُهُمُ الْجِبْرَاتِ﴾  
شَقِيًّا ﴿﴾ (مریم)

”اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا، اور مجھ کو جبار اور شقی نہیں بنایا۔“

اور یحییٰ علیہ السلام کی اطاعت شعاری کو ان الفاظ میں

بیان فرمایا:

﴿وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا﴾  
”اور اپنے والدین کا حق شناس تھا وہ جبار نہ تھا اور نہ نافرمان۔“ (مریم)

جبکہ نافرمان بدبخت کے بارے میں فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَىٰ تِلْكَ الْأَعْيَادِ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَّتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۖ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ اللَّهَ ۖ وَلَيْكَلُ أَمِنْ ۖ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ﴾  
”اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا اُف! تنگ کر دیا تم نے، کیا تم مجھے یہ خوف دلاتے ہو کہ میں مرنے کے بعد پھر قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں (ان میں سے تو کوئی اٹھ کر نہ آیا) ماں اور باپ اللہ کی دوہائی دے کر

کہتے ہیں ارے بد نصیب! مان جا، اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر وہ کہتا ہے کہ یہ سب اگلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں۔“ (الاحقاف)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری والدہ، پھر تمہاری والدہ، پھر تمہاری والدہ ہی ہے، پھر تمہارا والد حقدار ہے، پھر جو ان کے بعد تمہارا قریبی ہے، پھر ان کے بعد جو تمہارا قریبی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

اے اللہ! شام کے مسلمانوں کا مددگار ہو جا۔ اے اللہ! ہم دعا گو ہیں کہ ان کے کمزوروں پر رحم فرما، ان کے بھوکوں کو کھانا کھلا، بے لباس لوگوں کو لباس عطا فرما، اے اللہ! اے جلال و اکرام والے! اپنے فضل و کرم سے فلسطینیوں پر رحم فرما۔ اے اللہ! اہل عراق کی مشکلات ختم کر دے۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔



# علامہ احسان الہی ظہیر شہید

جناب مدبر اعلیٰ کے مسم

میں خراج تحسین وصول کیا۔ اسلامی قانون تاریخ فرق اسلامیات اور عرب امور کے ماہر کی حیثیت سے وہ دنیا کے فاضل اشخاص میں شمار ہوتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ قدرت نے خطابت کا جوہر ایسے شاندار انداز میں ودیعت کیا تھا جو سامعین کو مسحور کر دیتا تھا۔ نجی محفلوں میں بھی وہ بھرپور گفتگو کے عادی تھے جس محفل میں ہوتے نمایاں ہوتے۔ ان کی بھاری بھر کم آواز محفل کو اپنی آغوش میں لے لیتی تھی۔ سنج پر ایک ادائے بے نیازی اور کامل اعتماد کے ساتھ نمودار ہوتے اور سامعین کی نگاہوں کا مرکز بن جاتے اور پھر چند لمحوں میں ایک ساحر کی طرح سارے مجمع کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیتے۔ بلاشبہ وہ فن خطابت پر زبردست قدرت رکھتے تھے۔ خوبصورت الفاظ، تھیکھے جملے قرآنی آیات اور بر محل اشعار کا ایک سیل رواں تھا جو موتیوں کی مانند ان کے منہ سے نکلتا اور فضاؤں میں صوتی شکل اختیار کر کے تحلیل ہو جاتا تھا۔ کوثر ونسیم میں دھلی ہوئی زبان سامعین میں ایک عجیب کیفیت پیدا کر دیتی تھی۔ اظہار خیال کا ایسا دلکش اسلوب پاکستان میں کہیں دیکھنے میں نہیں آیا۔ ان کی خطابت کی جاذبیت اور علمی وسعت کو اغیار نے بھی تسلیم کیا ہے۔ پھر ان کے قد وقامت میں اعتدال حسن و زیبائی و رعنائی سامعین کو اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔

**علامہ شہید نامور خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ عربی اور اردو کے منجھے ہوئے ادیب اور مصنف بھی تھے۔ انہوں نے اپنی بلند پایہ عربی تصانیف کے ذریعے علمی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا**

علامہ شہید نامور خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ عربی اور اردو کے منجھے ہوئے

ادیب اور مصنف بھی تھے۔ انہوں نے اپنی بلند پایہ عربی تصانیف کے ذریعے علمی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا اور فرق باطلہ کے خلاف ان کے قلم نے تلوار کا کام دیا۔ امام کعبہ فضیلۃ الدکتور صالح بن حمید رحمہ اللہ سے میں نے مکہ مکرمہ میں انٹرویو کیا اور میرے استفسار پر محترم الشیخ صاحب نے فرمایا کہ حضرت علامہ عربی میں اپنے الگ حکیمانہ و خطیبانہ اسلوب تحریر کے موجد تھے۔ انہوں نے کسی کا اسلوب نہیں اپنایا۔ ان کی تحریر میں عجب قسم کا بانکین تھا۔ زبان پر کمال قدرت اظہار خیال پر مکمل قابو انداز میں خود اعتمادی اسلوب میں شکستگی اور پیرایہ اظہار میں تازگی تھی۔ عجمی ہونے کے باوصف ان کے لہجے میں عربیت نکلتی تھی۔ انہوں نے

دلوں سے خوف کو نکال باہر کرتی تھی۔ طاقتوروں کے خلاف لڑنے کا حوصلہ دیتی تھی۔ کمزوروں کے دل سے کمزوری کا احساس ختم کر دیتی تھی۔ وہ علامہ شہید کی استقامت جرأت راستبازی ایثار شب خیزی اور قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت کے مداح ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علامہ احسان الہی ظہیر شہید کی شخصیت فکر و عمل کا ایک نہایت دلآویز اور حسین مرقع تھی۔ قدرت نے انہیں نہایت فیاضی سے اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں اور عمدہ قلبی کیفیتوں سے نوازا تھا۔ چالیس پینتالیس برس کی عمر میں انہوں نے بطور سکالر اور سیاستدان پاکستان میں قابل رشک مقام پیدا کر لیا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے بین الاقوامی علمی دینی اور فکری حلقوں

۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو جمعیت اہل حدیث پاکستان پرینا۔ پاکستان لاہور کے پہلو میں جو سانحہ گزرا وہ اپنے نتائج و عواقب کے اعتبار سے انتہائی غمناک اور المناک تھا۔ متعدد فعال اور سرگرم کارکنوں کے شہید اور زخمی ہونے کے علاوہ جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس اپنے چار انتہائی قابل قدر اور عظیم رہنماؤں علامہ احسان الہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمن یزدانی، مولانا عبدالخالق قدوسی اور جناب محمد خاں نجیب سے محروم ہو گئی۔ علامہ احسان الہی ظہیر نہ صرف جمعیت اہل حدیث بلکہ پورے عالم اسلام کی متاع عزیز تھے اور مولانا یزدانی نے مسلک کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت کے لیے شب و روز جو محنت کی اس کی مثال حالیہ تاریخ میں نہیں ملتی۔

علامہ احسان الہی ظہیر کے بارے میں آغا شورش کاشمیری نے لکھا تھا کہ انشاء پر دازی ان کی جب کی گھڑی اور تقریر و خطابت ان کے ہاتھ کی چھڑی ہے۔ یہ مستقبل میں برصغیر پاک و ہند کے سب سے بڑے خطیب ہیں۔ مشہور مؤرخ ڈاکٹر

ابو سلمان شاہ جہا نیوری نے انہیں ابوالکلام ثانی اور اس دور کے نرودوں کے لیے ابراہیم کا لقب دیا تھا۔ دیوبندی عالم دین مولانا محمد یوسف بنوری مرحوم نے شاہی مسجد لاہور کے باطل تنگن اجتماع میں ان کی خطابت کی جلوہ سامانیوں اور گجرتے ہوئے حالات پر قابو پانے کی عظیم قائدانہ صلاحیتوں پر آفرین کہتے ہوئے کہا تھا کہ ”یہ اللہ کا شیر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دین کی خدمت کے لیے منتخب کر لیا ہے۔“ ان کی معرکتہ الآراء عربی کتاب الشیعہ والسنہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سے بہتر اور جامع کتاب اس موضوع پر آج تک میری نظر سے نہیں گزری۔“

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر مقام پر نیک نامی شہرت اور عزت توقیر سے نوازا تھا۔ ایک دنیا

## جہاں قانون محمد رائج کر دیا جائے وہاں کا نگہبان خود خدا ہو جاتا ہے

ہوئی۔ رات کی تاریکی پر ہول سناٹا تنہائی اور مال و دولت کے انبار اور صرف ایک نحیف نزار بقول شخصے مریل مالک تن تنہا اس اطمینان و سکون سے بیٹھا انگھ رہا ہے جیسے اس کے سامنے روپے کے ڈھیر نہیں بلکہ ریوڑیاں اور مونگ پھلی پڑی ہے۔ مجھے قریب پا کر اور ٹھٹھکی باندھے دیکھ کر وہ چونک پڑا اور ٹوٹی پھوٹی اردو میں بولا کیا بات ہے؟ میں نے عربی میں جواب دیا: ”بات تو کچھ نہیں میں حیران ہو رہا تھا کہ سونے چاندی کے یہ انبار اور رات کی یہ تنہائی دور و نزدیک کوئی نگران اور پاسبان نظر نہیں آتا جب کہ ہمارے ہاں محفوظ عمارتوں میں واقع بینکوں کے گیٹ بھی اس وقت تک نہیں کھلتے جب تک گن بردار محافظ دروازہ پر نہ ڈٹ جائے۔ باوجودیکہ روپیہ اندرونی کمروں کے محفوظ لاکرز میں بند پڑا ہوتا ہے۔“

وہ مسکرایا اور اس نے دھیرے سے جواب دیا: اجنبی جوان! تمہیں نگہبانوں اور نگرانوں کی ضرورت اس لیے پڑتی ہے کہ اللہ کو نگہبان ماننے کے لیے تیار نہیں وگرنہ جہاں قانون محمد رائج کر دیا جائے وہاں کا نگہبان خود خدا ہو جاتا ہے اور پھر ہم نے اپنے چار سالہ طویل دور اقامت میں اس کو خوب خوب آزمایا۔

(علامہ احسان الہی ظہیرؒ کے سفر حجاز سے انتخاب)

ہے تو کہیں ہم محض ذاتی مفادات کی نگہبانی کرتے ہوئے اپنے ہی بھائی کا گلا کاٹتے کھاتی دیتے ہیں۔ مجموعی طور پر حالات یہ ہیں کہ اسلام کے نام پر حاصل کی گئی اس ریاست میں عام آدمی کا سانس لینا بھی محال ہو چکا ہے جب کہ میرے پیارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ نے تو ریاست کی وحدت برقرار رکھنے کے لئے کفار و مشرکین کو بھی امان دی تھی۔ اسلام اور وطن کے دشمنوں نے اندرونی بیرونی طور پر ہمیں یرغمال بنا کر دیوالیہ پن کی طرف دھکیل دیا ہے اور موجود صورتحال کو کسی بھی طرح بہتر نہیں کہا جاسکتا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق کی فضا بیدار کر کے بیٹھ کر مدینہ کو سامنے رکھتے ہوئے قومی یکجہتی کے لئے ہر تفریق، تفرقہ، تعصب اور اختلاف کو ہلائے طاق رکھ دیں، یقیناً اگر ہم آج بھی ساڑھے چودہ سو سال پہلے والے جذبے اپنے اندر بیدار کر لیں تو اس پاک سرزمین کی طرف کوئی بھی میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

میں ۱۹۶۳ء کے آخر میں جب پہلی مرتبہ سعودی عرب گیا تو وہاں کے امن و امان کے قصے سن رکھے تھے لیکن یقین نہ آتا تھا۔ کراچی سے جہاز نے اڑان لینا چاہی تو اس کے اندر کوئی خرابی واقع ہو گئی۔ دیر تک اس کے نقص کو دور کیا جاتا رہا۔ آخر رات گئے جہاز ٹھیک ہوا اور نصف رات گزر چکی تھی کہ جہاز نے جدہ ایئر پورٹ پر اپنے قدم ٹکائے۔ میرے پاس ٹریولنگ چیک تھے۔ میں نے ایئر پورٹ پر اترتے ہی پوچھا کہ چیک کہاں سے بھنائے جاسکیں گے۔ ایک قلی نے بتلایا کہ ایئر پورٹ کے باہر بغل میں چیخرز کی دکانیں ہیں وہاں سے کرنسی تبدیل کی جاسکتی ہے۔ باہر آیا تو سڑک سنسان ہو چکی تھی۔ حج کے ایام نہ ہونے کی وجہ سے سڑک پر کوئی راہی چلتا نظر نہ آیا۔ اس جہاز کے مسافر ٹیکسی کاروں میں اپنی اپنی منزلوں کا رخ کر رہے تھے۔ اس تاریکی اور سناٹے میں مجھے دور ایک جگہ بلب کی روشنی نظر آئی۔ معلوم ہوا کہ وہی ”صراف“ (عربی میں چیخرز کو صراف کہتے ہیں) کی دکان ہے۔ قریب پہنچا تو جہاں سونے چاندی اور سڑلنگ پاؤنڈوں اور امریکی ڈالروں اور ملک ملک کے سکوں کے ڈھیر سے آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ مجھے تعجب حیرانی اور خوف کے ملے جلے جذبات سے سردی کی ایک لہر جسم میں ریگتی محسوس

### بقیہ

ویگانگت کی وہ روشن مثال قائم کی جس کی تاریخ انسانی میں نظیر نہیں ملتی۔ مدینہ پاک کا معاشرہ باہمی اختلاف، تعصب، عداوت اور اسی قبیل کی دیگر خرافات سے مکمل پاک ہو گیا۔ معاہدین نے عقیدہ و مذہب، قبائلی و گروہی اختلافات کے باوجود رضا کارانہ طور پر ایسی دفاعی حکمت عملی پر کاربند رہنے کا فیصلہ کیا جس کے نتیجے میں حریف قوتوں کو مسلسل ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آج ہم مدینہ پاک کے بعد وجود و ظہور پذیر ہونے والی دنیا کی اس دوسری ریاست پاکستان پر نظر ڈالیں تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ اسلام کا نعرہ لگا کر حاصل کی گئی مملکت خدا میں ہر جانب اتر صورت حال اور بے پناہ تعصب و تفرقات رواں بن کر پرورش پا رہے ہیں۔

دشمنانہ ملات کی منظم سازشوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتحال کے باعث آج ہم قوم کی بجائے کسی جہوم کی شکل اختیار کر چکے ہیں، کہیں فرقہ واریت کا چلن عام نظر آتا

فرق پر جتنی کتابیں لکھی ہیں ان کے حوالوں پر مکمل اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ یہ فخر کی بات نہیں بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر پیش کر رہا ہوں۔

علامہ شہیدؒ نے مدینہ یونیورسٹی سے فراغت کے بعد جب قلم و قریط کو دین کی خدمت کے لیے وقف کیا تو ان کی عربی میں مایہ ناز علمی و تحقیقی کتابیں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر نہ صرف اہل علم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں بلکہ عرب یونیورسٹیوں میں داخل نصاب ہونے کے ساتھ ساتھ اب دنیا کی بہت سی زبانوں میں ان کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں انگریزی، فارسی، انڈونیشی، تھائی، سواحلی اور اردو زبانیں شامل ہیں۔ نیز یہ کتابیں اب حوالے کا کام بھی دیتی ہیں۔ علامہ شہیدؒ نے اپنی عربی کتاب القادیانیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ کی نہ صرف خبر لی بلکہ ان کے عقائد و نظریات کا علمی و تحقیقی محاسبہ اور قرآن و سنت کی روشنی میں اس طرح رد کیا کہ قادیانیت کے تار و پود نکھر کر رہ گئے اور وہ عالم اسلام میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہی۔

علامہ شہیدؒ مینار پاکستان کے پہلو میں ایک جلسہ میں تقریر کے دوران ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو بم دھماکہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ کی خواہش پر انہیں علاج کے لیے سعودی عرب لے جایا گیا لیکن ۳۰ مارچ کو علم و دانش کا یہ آفتاب وادی بطناء میں غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مسجد نبویؐ میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور امام مالکؒ کے پہلو میں آسودہ خاک ہیں۔ اس لیے اب جلسوں میں بجلی کی وہ کڑک اور بادل کی وہ گرج کہیں سنائی نہیں دیتی۔

آخر میں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ المناک حادثہ کیوں رونما ہوا؟ اس کے پس پردہ کون سے عوامل کار فرما ہیں؟ ابھی تک حکومت اور اس کی تقشیشی ایجنسیوں نے اس راز سے پردہ نہیں اٹھایا اور نہ ہی ابھی تک قاتل گرفتار ہوئے ہیں۔ ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔

حاکم یا ہمیں قاتل کا پتہ بتلا دو  
یا ہمارے گھر و لعل ہمیں لوٹا دو



ہوتا ہے کہ حدیث کا مقام حجت اور درجہ صحت کیسا ہے؟ البتہ یہ تو محسوس کیا جاسکتا ہے کہ اگر آثار قدیمہ کی صورت میں تاریخی شہادت کسی بھی چیز کے وجود و ثبوت اور صحت کی ناقابل تردید شہادت ہے تو پھر حدیث کے وجود و ثبوت اور اس کی صحت پر بھی آثار تاریخیہ کی شہادت ناطق عدل ہے۔ چنانچہ سیرت و تاریخ اور کتب حدیث میں معروف و مسلم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ۵ ہجری کے اواخر میں مختلف حکمرانوں اور قبائلی سرداروں کے نام خطوط دعوت ارسال کیے۔ جس کو لکھے گئے خط کی تفصیل تاریخ و سیرت کی کتب کے ساتھ کتب حدیث بالخصوص الجامع الصحیح للبخاری (بخاری شریف) میں بھی ہے۔

امام ذہبیؒ نے تاریخ اسلام میں ۲۸۵ھ کے واقعات و حالات میں لکھا ہے کہ اندلس کے گرد و نواح میں جب لشکر اسلام اور فرنگی فوج میں معرکہ آرائی ہوئی تو واقعہ جیان میں لشکر اسلام نے فرنگیوں کو شکست فاش دی اور لشکر کفر کو خوب تہ تیغ کیا مگر اس معرکہ میں رومیوں کا جرنیل ”افونش“ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ جرنیل روم کے بہادر جرنیلوں میں سے تھا اور نسبی طور پر اس کی رگوں میں شاہ روم ہرقل کا خون گردش کرتا تھا۔ اس پس منظر میں

وسلیم کرلو! بلکہ جو کچھ فرمایا وہ اصطلاح اور عرف عام میں حدیث ہی کہلاتا ہے۔ گویا ابولہب نے قرآن پاک نہیں حدیث شریف کا انکار کیا تھا، جس کے نتیجہ میں کہنا چاہیے کہ تاریخ اسلامی میں ابولہب پہلا منکر حدیث ہی نہیں بلکہ وہ پہلا منکر حدیث ہے جو اس جرم پر عتاب باری تعالیٰ کا حقدار ٹھہرا کہ اس نے حدیث پیغمبر ﷺ کا انکار کیا۔

چنانچہ یہیں سے چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی میں وہ باہمی کشمکش شروع ہوتی ہے جو بعد ازاں معتزلہ اور اہل سنت کی صورت میں نمودار ہوئی۔ پھر اہل سنت کی تحریک عمل بالحدیث اور حجت حدیث کے مقابلہ میں امہال حدیث اور انکار حدیث کی تحریک نے مختلف انداز اختیار کیے اور پھر آہستہ آہستہ دور حاضر میں ”تحریک طلوع اسلام“ انکار حدیث کی اسی تحریک کا نیا نام ہے جس کا بانی

شاعر مشرق حضرت علامہ اقبالؒ کا مشہور شعر ہے۔  
ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز  
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی  
تاریخ اسلامی میں اس شعر کے مصداق و مظہر مناظر و مشاہد بہت سے دیکھنے کو ملتے ہیں جن کی کیفیت اگرچہ زمان و مکاں کے تقاضوں سے الگ الگ ہوتی ہے۔ لیکن مجموعی طور پر معنوی یکسانیت اور وحدت مقصدیت کی بنا پر ان سب کو اس سلسلہ تکذیب کی کڑی کہا جاسکتا ہے جس کا آغاز ابولہب نے اس مجلس میں کیا جب سرور کائنات ﷺ نے اپنی قوم کو تبلیغ رسالت میں فرمایا:

لَا أَكُنْتُمْ مَصْدُقِي؟ قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرِينَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا

جب قوم کی طرف سے یہ ثبت رد عمل پایا تو فرمایا:

اقولوا لا اله الا الله تغفلوا

جس پر آپ ﷺ کے اخلاق و کردار کی شہادت صدق دینے والوں میں سے آپ ﷺ کے حقیقی چچا ابولہب اٹھتا ہے اور بڑے گستاخانہ لہجہ میں کہتا ہے:

أتبأ لك سائر اليوم، ألهذا جمعنا؟

شان رسالت مآب ﷺ میں یہ گستاخی کرنے والا ابولہب وہی ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی ولادت با سعادت کا سن کر اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ اس ابولہب نے جو منفی رد عمل ظاہر کیا وہ بارگاہ ایزدی میں اس قدر ناگوار گذرا کہ اس کا فوراً جواب دیتے ہوئے سورت لہب نازل فرمادی۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابولہب پر اس قدر عتاب کی آخر کیا وجہ تھی؟ اس نے قرآن کریم کا انکار نہیں کیا تھا؟ کیونکہ تاریخ کوئی ایسی شہادت پیش کرنے سے قاصر ہے جس سے معلوم ہو کہ آپ ﷺ نے کوئی قرآنی آیت تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا ہو کہ اس پیغام کو قبول

**منکرین حدیث اپنے نظریہ انکار و تکذیب پر استدلال کے نام پر جو دام تشکیک بچھاتے ہیں اس میں سب سے اہم دعویٰ یہ ہے کہ نعوذ باللہ حدیث کی صحت بایں وجہ مشکوک ہے کہ وہ عصر نبوت سے کہیں بعد مرتب و مدون ہوئی۔**

ابولہب ہے۔ صرف چہرہ بدلا، عنوان بدلا مگر موضوع وہی ہے کہ انکار حدیث۔

منکرین حدیث اپنے نظریہ انکار و تکذیب پر استدلال کے نام پر جو دام تشکیک بچھاتے ہیں اس میں سب سے اہم دعویٰ یہ ہے کہ نعوذ باللہ حدیث کی صحت بایں وجہ مشکوک ہے کہ وہ عصر نبوت سے کہیں بعد مرتب و مدون ہوئی۔ یہ دعویٰ بذاتہ اگرچہ بہت بڑا تاریخی جھوٹ ہے جس پر سردست کچھ کہنا ہمارا موضوع نہیں ہم صرف ایک تاریخی شہادت اور خارجی دلیل سے فقہ انکار حدیث کا شکار حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جن کی اکثریت اگرچہ حدیث کی صحت و ضعف کے اصول سے نا واقف ہے اور ان کے لیے براہ راست یہ فیصلہ کرنا مشکل

بیع بن حزم بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابولحسن بن زیدان نے بتایا جب ہمارا ایک وفد اس جرنیل کے بھانجے کو ملنے پہنچا تو اس وفد میں بھی شامل تھا۔ جب ہم اس کے پاس گئے تو اس نے ایک چھوٹا صندوق منگوایا جس میں ایک سونے کی ڈبیہ تھی جو یاقوت اور جواہرات سے مرصع تھی تو افاستخرج منه الكتاب كما نصه في صحيح البخاري فلما رايناه بكيينا فقال: مم تبكون؟ فقلنا تذكرونا به النبي ﷺ، فقال: انما هذا الكتاب شرفي وشرف آبائي من قبلي! (تاریخ اسلام حوادث: ۳۹۰-۳۸۱ ص ۲۱)

اس نے سونے کی اس ڈبیہ سے (ہرقل کے نام لکھا گیا) خط نکالا جس کی عبارت وہی تھی جو امام بخاری کی ”الجامع الصحیح“ میں ہے، ہم نے جب اس نامہ مبارک کو



امان اللہ مجاہد آف آباد کی رحلت کی خبر لایا مولانا امان اللہ مجاہد دین متین کے ان گناہ سپاہیوں میں سے تھے جنہوں نے نام و نمود کی خواہش نہیں کی تھی۔ وہ صرف اللہ کی توحید اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا پیغام گلی گلی کوچہ کوچہ پھیلا کر صرف اللہ کے حضور حاضر ہونا چاہتے تھے۔ جس مسجد یا شہر میں ایک بار وعظ کی محفل سجا آتے لوگ ان کے انداز بیان کے دیوانے ہو جاتے وہ جس جگہ وقت دیتے وہاں سرشام ہی پہنچ جاتے۔ سادگی کے پیکر اخلاص و وفا کے مجسمے دسترخوان اتنا وسیع کہ مہمان کہہ اُٹھتے کہ حضرت! اس قدر تکلف کیوں کیا؟ مگر ان کو ایک ہی وجہ تھی کہ میرے مہمان دراصل اللہ کے دین کے سپاہی ہیں میں ان کی خدمت کر کے اللہ کو راضی کرنا چاہتا ہوں۔ بیماری کے ایام میں بھی عیادت کے لیے حاضر ہونے والوں کو رجوع الی اللہ کی تلقین کرتے سادہ دل درویش منش، خوبصورت چہرہ اور اتنا ہی خوبصورت لہجہ محبت میں گندھا ہوا انداز خطاب اللہ اکبر! مولانا امان اللہ مجاہد صدیوں یاد رکھے جائیں گے۔ اللہ پاک ان کی لغزشوں سے درگزر کر کے انہیں بھی اسی مقام پر پہنچائے جہاں جانے کی وہ ہر وقت آرزو کرتے تھے۔ یعنی جوار رسول اللہ ﷺ میں جگہ مل جائے۔

۱۷- مارچ ۲۰۱۵ء

ہم سے وہ شخصیت جدا ہوئی جس نے ساری زندگی انتہائی خاموشی سے دین متین کی خدمت کی۔ آخری وقت میں وہ جامع مسجد حسن بن علی کچی پمپ والی میں صوبائی جمعیت کے نائب امیر اور ممتاز ماہر تعلیم مولانا میاں محمد سلیم شاہد رحمہ اللہ کے معاون خاص تھے۔ صبح شام بچوں کو ناظرہ قرآن کی کلاس بھی پڑھاتے اور عوام الناس کے عقائد کی اصلاح کے لیے درس قرآن بھی ارشاد فرماتے۔ اگرچہ آپ تو غیر معروف تھے مگر ان کی اولاد میں مولانا طیب محمدی رحمہ اللہ کو اللہ نے بڑا مقام دیا ہے۔ کئی کتب کے مصنف ہیں۔ شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری کے خطبات کے مرتب اور ان کی سوانح حیات کے مصنف ہیں۔ میری مراد مولانا رحمت اللہ ارشد ہیں۔ ان کا یہ اعزاز بھی ہے کہ استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد ان کے سمجھنے ہیں۔ فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالسیع عاصم کے سر مولانا رحمت اللہ ارشد کے جنازے میں عوام اور علماء کی تعداد دیکھ کر کئی لوگ انگشت بدندان رہ گئے مگر میرے لیے اگر یہ تعداد نہ ہوتی تو حیران کن خبر ہوتی۔ علماء کے جنازوں سے ہی ان کی عظمتوں کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ لوگ بے لوث علماء کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں اور اللہ سے اجر پاتے ہیں۔

مولانا رحمت اللہ ارشد بڑے خلیق شریف الطبع، فلسفہ دار و حق پرست آدمی تھے۔ دل دردمند کے مالک یہ بزرگ بھی ہمیں داغ جدائی دے گئے۔ اللہ پاک ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دے اور انہیں اپنی جوار رحمت میں سمیٹ لے۔ آمین!

السَّعَةُ وَهُوَ شَهِيدٌ (ق: ۳۷)

حیرت ہے کہ قرن اول کے منکرین حدیث کی طرح آج کے منکرین حدیث اور پیغام قرآن کے نام پر قرآنی پیغام حدیث کا انکار کرنے والے بھی آنحضرت ﷺ کو الصادق الامین تو تسلیم کرتے ہیں ان کی سیرت و کردار کا اعتراف تو کرتے ہیں مگر ان کے اقوال و افعال (احادیث) کا انکار کرتے ہیں جو وحی الہی اور تعلیم باری ہی تو ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: ۳۰، ۳۱)

شاید ایسے ہی قدیم و جدید منکرین حدیث کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿فَانْهَهُمْ يَكُونُوا لَكَ وَلِكِنَّ الظَّالِمِينَ بِالْاٰیٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾ (الانعام: ۳۳)

یعنی ”یہ کفار اور منکرین حدیث و سنت تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔“ چنانچہ پیغمبر ﷺ کی سیرت و کردار کے اعتراف کے ساتھ انکار حدیث اسی انکار آیات کا مظہر ہے جو یقیناً عقاب باری اور عذاب خداوندی کا مستوجب ہے کہ جس طرح فرعون کو نزول تورات سے قبل ”حدیث پیغمبر“ کے انکار پر غرق آب کر دیا گیا اسی طرح آج کے منکرین حدیث کے لیے یہ وعید شدید ہے۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ!

بقیہ ماہ مارچ اور مائے اہل حدیث

ان کے خطاب کو سننے والے جھٹھتے تھے کہ ان کے دماغ کے کسی خانے میں کوئی کمپیوٹر فٹ ہے جس موضوع پر بات کرتے ایسے لگتا کہ قرآن مجید کا اصل موضوع یہی ہے اتنی آیتیں تلاوت کرتے کہ سننے والا حیران رہ جاتا اسی موضوع پر اتنے فرمودات پیغمبر ان کی زبان پر آتے لگتا کہ موصوف نے صرف اسی موضوع پر تخصص کیا ہے۔ محققانہ محدثانہ اور فقیہانہ انداز خطابت سامعین کے دلوں میں اتر جاتا اور لوگ دیر تک ان کے بیان کی لذت محسوس کرتے رہتے۔

۲۲- مارچ ۲۰۱۳ء

ممتاز اہل علم واعظ دلپذیر مولانا فضل حق ہاشمی کے سورج کو اپنے ساتھ لے کر غروب ہو گیا۔

۲۹- مارچ ۲۰۱۳ء

میر پور خاص (سندھ) سے تعلق رکھنے والے جماعت کے امیر حضرت مولانا محمد رمضان رحمانی کے انتقال پر ملال کی خبر ساتھ لایا۔

۱۱- مارچ ۲۰۱۵ء

جماعت کے جواس سال ہر عمریز اور مقبول خطیب مولانا

دیکھا تو رونے لگے۔ اس نے پوچھا: ”تم کس وجہ سے رورہے ہو؟“ ہم نے کہا اس نے نلمہ مبارک سے ہمیں محبوب پیغمبر ﷺ یاد آ گئے ہیں۔ اس نے کہا بلاشبہ یہ نلمہ مبارک میرے لیے ہی نہیں مجھ سے پہلے میرے آباؤ اجداد کے لیے بھی باعث شرف وسعادت ہے۔ گویا امام بخاری نے اگرچہ اپنی کتاب ”المجامع“ کو آنحضرت ﷺ کے دو سو سال بعد مرتب و مدون فرمایا لیکن جس اتصال سند اشرافیت و عدالت رواۃ کے اعلیٰ ترین معیار پر تالیف فرمایا اس پر پوری امت کا اجماع ہے کہ بخاری شریف کی جملہ احادیث و روایات بالکل صحیح ہیں اور بیحد وہی الفاظ ہیں جو زبان رسالت مآب ﷺ سے ادا ہوئے جس کی تصدیق و تائید اس خط سے بھی ہوتی ہے۔ یہ خط اور دیگر خطوط اب کسی طور پر چھپ چکے ہیں جو صحت بخاری ہی نہیں بلکہ صحت حدیث کی ناقابل تردید تاریخی اور خارجی شہادت ہیں۔ بہر حال یہ نامہ مبارک جو آثار قدیمہ و متبرکہ کے طور پر اس نے عیسائی ہونے کے باوجود تبرکاً محفوظ کر رکھا تھا وہ صحت حدیث اور برکت حدیث پر ایک ایسی خارجی شہادت ہے جس پر ایک عیسائی کو تو اپنے عیسائی آباؤ اجداد کی روایت پر اس قدر اعتماد ہے کہ وہ اسے نہ صرف صحیح سمجھتا ہے بلکہ اسے اپنے لیے شرف وسعادت تصور کرتا ہے۔ لیکن افسوس آج کے نام نہاد مسلمان کو اپنے آباؤ اجداد کی روایت پر اعتماد نہیں اور وہ ان احادیث کو اپنے لیے حجت یا شرف وسعادت سمجھنے کی بجائے انکار ہی نہیں کر رہا بلکہ ان کا مزاح اڑا رہا ہے۔ گویا آج بھی وہی منظر پیش کیا جا رہا ہے جو آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل مکہ مکرمہ کے کوہ صفا کے دامن میں ابولہب نے پیش کیا۔

چنانچہ حدیث کے وجود و ثبوت اور اس کی صحت و وجہیت پر جہاں اصول روایت کی دلالت ہے وہاں اصول درایت ہی نہیں اس نلمہ مبارک جیسے تاریخی آثار بھی دلالت کرتے اور شہادت حق دیتے ہیں۔ خصوصاً اس معیار میں جو حیثیت صحیح بخاری کو حاصل ہے وہ سب سے ممتاز ہے۔ حتیٰ کہ علماء فن نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے: اگر بخاری شریف میں کوئی ضعیف حدیث ہو تو تمہیں طلاق تو اس پر کوئی طلاق واقع نہ ہو گی کیونکہ بخاری شریف میں کوئی ضعیف حدیث ہے ہی نہیں۔ چہ جائیکہ کوئی بدینیت اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے اسے نجی سازش قرار دے یا اسے ایک افسانہ سے تعبیر کرے۔

اس تاریخی شہادت سے جہاں صحت حدیث ثابت ہوتی ہے وہاں صحت بخاری کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حدیث کے مقابل شریعت کو عقل و تاریخ کی کسوٹی پر پرکھنے والوں کے لیے بھی یہ واقعہ تازیانہ عبرت ہے کہ

﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرًا لِّمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى

پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے۔ آمین!

۳۱۔ مارچ ۱۹۷۶ء

جماعت کے حکیم مبلغ اور دانشور بے باک خطیب محبوب ہر دلعزیز، حضرت مولانا عبدالحق صدیقی کی جدائی کا دن ہے۔ حضرت مولانا عبدالحق صدیقی (جو ساہیوال کے باسی تھے) نے بھی جماعت اور مسلک کی مضبوطی کے لیے دن رات ایک کر دیا۔ پاکستان میں اکابرین جماعت کے ساتھ لکرائی حدیث افراد کو ایک لڑی میں پرونے کے لیے ان کا کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

۱۳۔ مارچ ۱۹۸۳ء

مولانا عبدالعزیز اوکاڑوی کے علم و فضل سے جماعت محروم ہوئی، ان کی اصابت فکر، علمی جستجو، تقویٰ و ولایت اپنی مثال آپ تھی۔

۲۳۔ مارچ ۱۹۸۷ء

جس رات لاہور کے قلعہ چھن سنگھ میں قافلہ حق پر دشمن کا وار ہوا عین اسی دن پشاور کا جامعہ الاثریہ بھی اپنے ایک محسن و مربی، ادارے کے روح رواں جناب حاجی رحمت اللہ سے محروم ہوا۔

۲۳۔ مارچ ۱۹۸۷ء

یوم شہادت ہے جماعت کے عظیم محقق، مایہ ناز دانشور اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالحق قدوسی کا۔ مولانا قدوسی حضرت علامہ شہید کے مخلص ساتھی، جماعت کا سرمایہ لاہور شہر کے بڑے تاجر کتب تھے۔ جمعیت اہل حدیث کی نفاذ ثانیہ میں حضرت قدوسی کا بڑا اہم کردار ہے۔ آپ علامہ شہید کے ان چند خاص دوستوں میں سے تھے جن سے علامہ صاحب خاص امور میں خصوصی مشاورت کیا کرتے تھے۔ بعد میں یہ دوستی رشتہ داری میں بدل گئی اور علامہ شہید اور قدوسی شہید سہمی بن گئے۔ قدوسی شہید سانحہ قلعہ چھن سنگھ کے پہلے شہید تھے جو بم دھماکے کے ساتھ ہی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

۲۳۔ مارچ ۱۹۸۷ء

رات کو جب اہل حدیث کے قافلے پر شب خون مارا گیا تو اس شب خون کا دوسرا شکار میرا دوست، میرا بھائی اور قائد پتھر فورس محمد خاں نجیب تھا۔ محمد خان نجیب، الطرفین ایسا نوجوان ساتھی تھا جو لیڈری سے زیادہ ورکری کرتا تھا۔ نجیب شہید کے ساتھ وابستہ یادوں کی پیاری کھولنا

# ماہ مارچ اور علمائے اہل سنت

۱۲۔ مارچ ۱۸۸۳ء

یہ یوم وفات ہے تحریک آزادی کے سرخیل سید احمد شہید کے دست راست مولانا غلام علی عرف تیبو میرا کہ جنہوں نے برصغیر کو انگریزوں کے ناپاک وجود سے پاک کرنے کے لیے سید احمد شہید کی تحریک کا حصہ بن کر اپنی زندگی کی قیمتی بہاریں قوم کے لیے بہاروں کی فراہمی پر صرف کر دیں، اللہ پاک ان کی جد و جہد کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین!

۷۔ مارچ ۱۹۰۲ء

میں برصغیر پاک و ہند کے عظیم علمی ادارہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بانی ممتاز عالم دین ترجمان قرآن و حدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم آرونی خالق حقیق سے جا ملے، ان کی علمی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے سب سے بڑھ کر دارالعلوم ندوۃ العلماء ان کی باقیات صالحات میں ایک عظیم نام ہے جو یقیناً ان کے درجات کی بلندی اور ثواب کے کھاتے میں ہر لمحہ اضافے کا باعث ہے۔

۱۸۔ مارچ ۱۹۱۸ء

کا سورج اپنے ساتھ علم و فضل کے ایک اور عظیم الشان سورج کو لے کر غروب ہوا جسے دنیا مولانا عبدالعزیز رحمہ آبادی کے نام سے جانتی ہے۔ فرق باطلہ کو شیر کی گرج سے لاکارنے والا یہ مرد مجاہد اپنی حیات مستعار میں عیسائیت و ہندومت اور دیگر ادیان باطلہ کے مقابلے میں اسلام کی حقانیت کا بہت بڑا علمبردار بن کر رہا اور آج یقیناً اللہ کے ہاں اس کے عوض بہترین مہمانیوں سے لطف اندوز ہو رہا ہوگا۔ ان شاء اللہ!

۹۔ مارچ ۱۹۲۰ء

مفسر قرآن شارح حدیث اور جبل علم و عمل مولانا احمد حسن نے داغ مفارقت دیا۔

۱۵ مارچ ۱۹۲۸ء

شیخ الاسلام مناظر اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری سرگودھا میں انتقال فرما گئے۔ آپ کی دینی، جماعتی، سیاسی، مسلکی اور تصنیفی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ اللہ

جیسے ہی ماہ مارچ کا سورج طلوع ہوتا ہے ہر اہل حدیث کے دل میں شہدائے اہل حدیث کی یاد چمکنے لگتی ہے ان کی باتیں زبان زد عام ہو جاتی ہیں ان کی خطابت کی گھن گرج ان کے علم و فضل کا شہرہ ان کی قربانیوں کا تذکرہ ہر سیر و جوان کی زبان پر ہوتا ہے۔ سرخیل کارواں حضرت علامہ احسان الہی ظہیر شہید رفیق وفادار حضرت یزدانی شہید مصنف و محقق شبیر حضرت مولانا عبدالحق قدوسی شہید اور نوجوان دلوں کی بھر کن میرے بار خاص محمد خان نجیب شہید کی باتیں یادیں دل میں ایک طوفان برپا کر دیتی ہیں۔ میرا دین مجھے اجازت نہیں دیتا ورنہ میں ان کی یاد میں ہر ماہ مارچ کو ایک عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کروں، لیکن میرے آقا صاحبزادے کا فرمان مالیشان! اذکروا محاسن موتاکم! مجھے حوصلہ دیتا ہے کہ اپنے اکابر کی خدمات سے اصغر کو آگاہ رکھوں۔ ان کی حسنت کا تذکرہ میں اس لیے کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے دین پرکٹ مرنے کا سبق دیا، ختم نبوت کا چوکیدار بنایا، ناموس صحابہ و اہل بیت کا علمبردار بنایا، قرآن و سنت کے نفاذ کی جد و جہد کی تحریک کا ایک کارکن بنایا، انہوں نے اپنے خون سے بہادری کی داستان لکھی اور مجھے اس داستان کا کردار بننے کا حوصلہ دیا۔ قائدین و اکابرین ہمیشہ تقویٰ و طہارت، جرأت و بہادری اور علم و فضل کے مینارہ نور رہے ہیں۔ ہمیں ان سے سبق حاصل کرتے رہنا چاہیے اسی سبق کے حصول کے لیے یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔

قارئین محترم! مارچ کے مہینہ میں کیسے کیسے صاحبان علم و فضل، ارباب دانش و نیش، اہل اہل علم و اخلاص امت ہم سے جدا ہوئے، آج ان کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی قلم کپکانے لگتا ہے۔ دین متین کے لیے ان کی خدمات کا ذکر ان کی جد و جہد اور اس راستے میں ان کی قربانیاں آنکھوں کو نم کرنے کے لیے کافی ہیں۔ تاریخ کے وسیع کیونوں پر نظر دوڑائیں تو ماہ مارچ میں جدائی دینے والے علماء کا شمار ہی ممکن نہیں، مگر اس وقت کچھ میری نظر میں ہیں، آئیے ان کا ذکر کرتے ہیں اس آس پر

احب الصالحین ولست منهم  
لعل الله یرزقنی صلاحاً

جج والے اس رستے پر شہدائے بالا کوٹ گئے  
اسی رستے پر اب یزدانی اپنے خون میں لوٹ گئے  
خود چل کر منزل آنکھری آخر اس شخص کے پاؤں میں  
جو سویا لمبی تان وہ فیضی اب عرش کی چھاؤں میں  
۲۵۔ مارچ کو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کی وسیع گراؤنڈ  
میں حضرت یزدانی شہیدؒ کی نماز جنازہ ادا کی جانا تھی یزدانی  
کے پروانے بلکہ جن کو اپنی تقاریر میں ”قرآن دیو پروانہ“  
کہا کرتے تھے آج وہ سارے پروانے آنکھوں میں آنسو  
لیے، بجھے ہوئے دل کے ساتھ اپنے محبوب کو آخری بار دیکھنے  
یا الوداع کرنے کے لیے آئے تھے یہ وہ لوگ تھے جن کا  
یزدانی شہیدؒ سے کوئی خونی رشتہ نہیں تھا مگر ان کی آنکھیں  
یزدانی کی جدائی میں برس رہی تھیں صرف اس لیے کہ ان  
سے ان کا روح کا رشتہ تھا، منج و مسلک کا رشتہ تھا اور یہی  
رشتہ ٹوٹ ہوتا ہے نماز جنازہ کے بعد قرآن کے اس قاری  
اور رسول اللہ ﷺ کے اس دیوانے کو اڑے والے قبرستان  
جی ٹی روڈ کاموکی میں سپرد رحمت باری کرتے ہوئے قبر میں  
اتار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت یزدانی شہید کو رفاقت نبی  
کریم ﷺ نصیب فرمائے۔ آمین!

۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء

جی ہاں کون اہل حدیث ہے جو ۳۰ مارچ کا دن بھلا  
سکتا ہے؟ یہی تو وہ دن ہے جس دن سالار قافلہ اپنے کاررواں  
کو چھوڑ گیا، اہل حدیث کو غیرت و حمیت کا سبق دیتا ہوا انہیں  
جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگاتا ہوا گلی گلی قریہ قریہ صدائے ہوش و خرد لگاتا  
ہوا جس دین کو سر بلند دیکھنا چاہتا تھا اسی دین کی عظمت و رفعت  
کے لیے جس نبی کا پرچم اس پاکستان میں لہرانا چاہتا تھا اسی  
نبی کی عظمتوں کا ترانہ گاتا ہوا اسی کے قصے قوم کو سنا کر بہادری  
کا سبق پڑھاتا ہوا یہاں سے رخصت ہو گیا تھا۔ واہ علامہ!  
تیرے نصیب کا کیا کہنا جب تک زندہ رہا جاہ و جلال کے ساتھ  
عزت و وقار کے ساتھ اللہ کی کبریائی اور مصطفیٰ کی مصطفائی کا  
ڈنکا بجاتا رہا، اصحاب نبی ﷺ کی سر بلند یوں کا تذکرہ سنا  
کر لوگوں کے دلوں سے باطل کا خوف بھگاتا رہا۔ حرمین کی  
عظمت کا پھر یہاں تھا میں پکڑا اور پاکستان کے گلی کوچے میں  
حرمین کی محبت کے ترانے لوگوں کو سناتا رہا، خود بھی ترپتا رہا اور  
لوگوں کو بھی ترپاتا رہا۔ آج وقت آیا تو زخمی لاہور میں ہوا جب  
تک لاہور کی فضاؤں میں رہا ہوش میں بھی رہا اور جوش میں  
بھی جیسے ہی پاک فضاؤں سے جوار رسول کی معطر ہواؤں  
میں پہنچا بس وہ گھڑی آگئی جیسے اس کو اسی کا تو انتظار تھا اور ہوتا  
بھی کیوں نہ بقول مولانا عبدالمجید ندیم ایک دن جنت البقیع

یزدانی شہیدؒ کا یوم شہادت ہے، حضرت یزدانی بھی ۲۳ مارچ  
کے شب خون میں شدید زخمی ہو کر ہسپتال میں داخل تھے، قوم  
کی دعائیں ان کی زندگی کی طلبگار تھیں مگر اللہ کی مرضی ہر  
خواہش پر مقدم ہوتی ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے انہیں ۲۴ مارچ  
۱۹۸۷ء کو اپنے پاس بلالیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

کتاب وسنت کے داعی، مسلک اہل حدیث کے بے  
باک ترجمان، دین حقہ کے مخلص سپاہی، حق گوئی اور بے باکی  
اس کا پیشہ تھا، جس کے پائے استقلال میں خنجر کھا کر اور بچہ  
شہید کروا کر بھی لغزش نہ آئی۔ روکنے والوں نے بہت روکا  
مگر حق کہنا اس کی فطرت میں ودیعت کر دیا گیا تھا، سو باز نہ  
آیا اور اپنے اکابر و اسلاف کے نقش قدم پر چلتا ہوا تاج  
شہادت سے مرصع سر لے کر اللہ کی بارگاہ میں جا حاضر ہوا۔  
حضرت یزدانی شہیدؒ کو اپنے مسلک سے جنوں کی حد تک پیار  
تھا، اپنے مسلک کی حقانیت پر اتنا یقین تھا کہ بھرے مجمعوں  
میں خطبات جمعہ اور دیگر مقامات پر علی الاعلان یہ کہتے تھے  
کہ ”اہل حدیث! تمہیں اہل حدیث ہونا مبارک ہو۔ یزدانی  
شہیدؒ کو قرآن پڑھنے کا بھی جنون تھا، ان کا اپنا ایک انداز تھا  
جو بعد میں اتنا مقبول ہوا کہ تقریباً 90% نوجوانوں نے  
حضرت یزدانی کا سائل اپنایا۔ قرآن پڑھتے تو ایسا لگتا جیسے  
آیات الہام کی صورت میں ان کی زبان پر آ رہی ہیں، خود  
بھی جھوم جھوم جایا کرتے تھے اور مجمع کو بھی ترپاتے اور  
رلاتے تھے۔ مسلک اہل حدیث کی اشاعت اور اس کا فروغ  
ان کی زندگی کا مشن تھا، اس راستے میں آنے والی مشکلات کو  
بھی برداشت کیا اور شاید ہی پاکستان کا کوئی قصبہ، دیہات،  
شہر یا گاؤں ایسا ہو جہاں حضرت یزدانی نے قرآن کی بہار  
نہ برسائی ہو۔ قلعہ چھمن سنگھ میں علامہ شہید کے تشریف لے  
آنے پر یزدانی شہیدؒ جانے لگے تو علامہ نے فرمایا کہ ”بیٹھو  
یزدانی اکٹھے ہی چلتے ہیں۔“ کسی کو کیا معلوم تھا کہ تبلیغ کے  
سفر کے یہ ساتھی آئندہ کس منزل کی طرف اکٹھے ہی سفر کا  
ارادہ رکھتے ہیں۔

راہیں تھیں کھن، دشوار سفر چلتا ہی رہا ٹھہرا نہ کہیں  
فردوس بریں میں جا پہنچا وہ چاند وہ میرا ماہ جہیں  
محبوب خدا کی عظمت پر وہ جان کی بازی ہا ر گیا  
یہ اس انسان کا قصہ ہے توحید پہ جو جان دار گیا  
جو سدا سنایا جائے گا، یہ یزدانی کا قصہ ہے  
وہ جس رستے کا راہی تھا یہ موت تو اس کا حصہ ہے  
یہ وہ رستہ ہے جس پر سے فاروق و ذوالنورینؓ گئے  
حزہ بھی گئے اس رستے پر اس رستے پر حسینؓ گئے

ہوں تو مجھے اس کا اخلاص سے بھرا وہ واقعہ کبھی نہیں بھولتا  
جس کا تعلق براہ راست میری ذات سے تھا، ہوا یوں کہ  
میری ہمیشہ محترمہ کی شادی خانہ آبادی میں نجیب (شہید)  
بھی مدعو تھے۔ نکاح والے دن صبح ۹ بجے ہی وہ ہمارے گھر  
تشریف لے آئے اور آتے ہی کہا کہ مجھے کام بتاؤ میں کیا  
کروں؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مہمان ہیں ناشتہ وغیرہ  
کریں اور آرام فرمائیں۔ لیکن نجیب صاحب کہنے لگے ”او  
بھائی جی! پہلے کام پھر طعام“ میں مہمان نہیں ہوں میری  
ہمیشہ کی شادی ہے۔ میں خود ہی سارے انتظامات کروں  
گا۔ پھر خود ہی ہماری فیکٹری کی طرف نکل گئے، کھانا تیار ہو  
رہا تھا، انتظامات کا جائزہ لیا اور خوشی کے ساتھ ہمارے  
کاموں میں ہاتھ بٹانے لگے۔ میرے بڑے بھائی تشریف  
لائے تو مجھے ڈانٹنے لگے کہ مہمان کو کام لگایا ہوا ہے، مگر  
نجیب صاحب خود ہی آگے بڑھ کر کہنے لگے کہ نہیں جی میں  
مہمان نہیں ہوں بلکہ آپ کے ساتھ میزبان ہوں۔ آج ہم  
سب مل کر اپنی بہن کو الوداع کہیں گے۔ اس دن موسم بہت  
خراب تھا، بادلوں کے جھگڑا جا رہے تھے، نجیب صاحب  
مجھے کہنے لگے: خدا خواست بارش شروع ہوگئی تو کیا بنے گا؟  
میں نے انہیں متبادل پلان بتایا، اس پر اطمینان کا اظہار کر  
کے کرسیاں وغیرہ سیٹ کرنے لگے۔ بغض نفیس کھانے کے  
نبیل لگائے، لڑکوں کے ساتھ مل کر برتن سیٹ کیے اور پھر  
بارات کا انتظار کرنے لگے۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ جیسے ہی  
بارات کے آنے کا وقت ہوا ویسے ہی بارش کی شدت میں  
اضافہ ہو گیا۔ شدید بارش میں ہمارا یہ مہمان گلی میں کھڑے  
پانی میں سے گزرنے کا راستہ بنانے لگا۔ دودھا اینٹیں جوڑ کر  
راستہ بنایا پھر مہمانوں کو ہاتھ سے پکڑ کر مہمان خانے میں  
لاتا رہا، نکاح کی تقریب کے بعد بارات کو کھانا کھلانے میں  
بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جب تک بارات رخصت نہیں  
ہوگئی کام میں جتا رہا، آج اس واقعے کو یاد کرتا ہوں تو دل  
بھرتا ہے کہ اہل حدیث تو تھو فرس پاکستان کا صدر علامہ  
شہید کا لاڈلہ ملک بھر کے اہل حدیث نوجوانوں کا قائد مگر  
ایک لمحے کے لیے بھی اپنے اس شیئس کی طرف توجہ نہیں  
دی۔ بلکہ ثابت کیا کہ وہ ایک درکر ہے۔ محمد خاں نجیب بھی  
۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے تھے۔  
ان کی نماز جنازہ اگلے دن ناصر باغ میں ادا کی گئی۔ اللہ  
تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین!

۲۳۔ مارچ ۱۹۸۷ء

محبوب عوام شیر ربانی حضرت مولانا حبیب الرحمن



میں میں نے علامہ کو سیدنا عثمانؓ کے قدموں کی طرف کھڑے دیکھا آنکھوں میں آنسوؤں کی برکھا اور زبان پر ایک التجاتی کلمہ ”اللہ! اگر تیرے نبی ﷺ کے صحابہ کے قدموں میں تھوڑی جگہ مجھے بھی مل جائے تو تیرے خزانوں میں کیا کمی آئے گی؟“ اس دن کی دعا کی قبولیت کے ظہور کا وقت تھا ڈاکٹر نے کہا ٹانگ کٹ کے جان بچ سکتی ہے مگر وہ اپنے نبی کا شیدائی تھا وہ یہاں سے جان بچا کے لے جانے کے لیے تھوڑا آیا تھا وہ تو اس کو بچے پر جان لٹانے والوں کا سرخیل تھا۔ سو یہاں اللہ نے اس کی جان قبض کر لی اور قیامت کی دیواروں تک جس نبی ﷺ کے صحابہ کی عظمتوں کو پرچم لہراتا رہا۔ انہی صحابہ میں اللہ نے اسے آرام کا موقع فراہم کر دیا۔ اب قیامت کا دن ہو گا جہاں سے صحابہ کرامؓ نہیں گے وہیں سے صحابہؓ نہیں گئے گا یہ غلام بھی اٹھے گا۔

یہ رتبہ بلند ملا جسے مل گیا علامہ شہید سے وابستہ ہر شخص کی الگ الگ یادیں ہیں اور آج تک یہ یادیں مزادے رہی ہیں مجھے بھی ۲۶ جون ۱۹۸۶ء کی وہ سہانی شام کبھی نہیں بھولتی جس دن علامہ شہیدؒ نے گر جا کر جیسی پسماندہ بستی میں قدم رنجور مانا تھا علامہ کی پنا کردہ تحریک اپنے عروج پر تھی علامہ شہید خود بنفس نفیس ہر جگہ و ہر بستی میں جا رہے تھے۔ لوگوں کو جگا رہے تھے مجھے ایسے ادنیٰ و در کرنے ایک ہی بار خواہش کا اظہار کیا تھا کہ گر جا کر میں جلسہ عام کے لیے وقت عنایت کیا جائے تو محبت سے کندھا تھپتھپاتے ہوئے اذن بخشا اور ہم نے جلسے کی تیاری کر لی۔ گو جہاں والہ کے شیر انوالہ باغ میں ایک جلسہ اس سے قبل ہو چکا تھا مجھے جذبہ دلانے کے لیے فرمایا کہ ”جلسہ شیر انوالہ باغ کے جلسے سے بڑا ہونا چاہیے“ اور میں نے اپنے رفقاء کے ساتھ سر دھڑ کی بازی لگا دی جلسے کا دن آیا علامہ شہید کا چوک اسلامیہ کالج سے استقبال کا پروگرام بنا جیسے ہی علامہ کی گاڑی چوک میں پہنچی نو جوانوں کے جذبات میں طلاطم برپا ہو گیا فضا میں اتنی اونچی آواز سے نعرہ بکیر گونجا کہ درود یوار تھرا کر رہ گئے لوگ حیران تھے کہ اتنے دہائی آ کہاں سے گئے ہیں؟ چشم فلک نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ علامہ شہید کی شدت محبت و عقیدت سے کارکنان نے علامہ کی سواری کو سوار سمیت کندھوں پر اٹھانے کے لیے فضا میں بلند کر دیا۔ مگر علامہ شہیدؒ نے روک دیا ورنہ دنیا یہ نظارہ بھی دیکھتی کہ قائد کی سواری کارکنان کندھوں پر اٹھا کر جلسہ گاہ تک لے جاتے۔ علامہ شہیدؒ کا ایک جملہ آج بھی کانوں میں رس گھولتا ہے ”بس میرے شیر و بس“ یہ جملہ میری زندگی کا اثاثہ ہے اسلامیہ کالج

چوک سے لے کر مسجد توحید گنج میں جلسہ گاہ تک ہر طرف دہائی ہی نہیں ہر مسلک و مشرب سے تعلق رکھنے والے بیدار اہل حدیث کو دیکھ رہے تھے۔ علامہ شہید نے فرط جذبات سے اپنی تقریر میں جب یہ اعلان کیا کہ ”مجھے کہا جاتا تھا کہ گر جا کر ایک پسماندہ علاقہ ہے وہاں کس کو خطاب کرنے جا رہے ہو آج آپ کا اجتماع اور جذبات دیکھ کر میں یہ واضح اعلان کر رہا ہوں کہ گر جا کر یہ جلسہ اگر شیر انوالہ سے بڑا نہیں تو اس سے کم بھی نہیں۔“ آپ کی زبان سے اس جملے کے نکلنے کی دیر تھی کہ کارکنان ایک بار پھر فرط عقیدت سے اپنے مسلک اور اپنے قائد کی عظمت کے نعرے بلند کرنے لگے۔

قارئین کرام! اللہ تبارک و تعالیٰ نے علامہ شہید کو اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں سے نواز رکھا تھا جوانی کے عالم میں ہی بطور اسکالر سیاستدان جرات مند لیڈر اور عظیم مصنف کی حیثیت سے اپنا لوہا پورے عالم اسلام میں منوا چکے تھے اور پھر گلستان اہل حدیث کی آبیاری علامہ شہیدؒ نے اپنے خون سے کر کے دنیا کو بتا دیا کہ حق والے کون ہوتے ہیں؟

ہزاروں سال نرس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں (راولپنڈی والے) اپنے سالانہ جلسے میں علامہ شہیدؒ کو بھی مدعو کیا کرتے تھے ایک کانفرنس میں علامہ سے پہلے سردار عبدالقیوم (صدر آزاد کشمیر) اپنے خطاب میں علمائے دیوبند کی عظمتوں کی کہانی سنارہے تھے جلسہ گاہ علمائے دیوبند زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی سردار صاحب کی تقریر کے معا بعد علامہ شہید سٹیج پر آئے اور سٹیج سے اترتے ہوئے سردار عبدالقیوم کو آواز دی کہ آج میں نے تقریر صرف آپ کو سنائی ہے آپ واپس تشریف لائیں! بادل نخواستہ سردار صاحب کو سٹیج پر واپس آنا پڑا۔ علامہ شہیدؒ نے اپنی مخصوص گھن گرج میں پھر برصغیر میں علمائے اہل حدیث کی دینی ملی سیاسی اور تبلیغی خدمات کا ذکر اس انداز میں کیا کہ سامعین انگشت بدنداں رہ گئے۔ علامہ شہیدؒ نے پورے زور سے پوچھا ”اب بتاؤ کون زندہ باد؟“ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں خود سٹیج پر تشریف لائے اور علمائے اہل حدیث زندہ باد کے نعرے لگوائے۔

علامہ شہیدؒ کے معاصر ہر مسلک و مشرب سے تعلق رکھنے والے علماء و شیعہ نے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ علامہ شورش کشمیری مرحوم نے لکھا: ”انشاء پر دازی علامہ کی جب کی گھڑی اور تقریر و خطابت ان کے ہاتھ کی چھڑی ہے یہ برصغیر میں

مستقبل کے سب سے بڑے خطیب ہوں گے۔“ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہاں پوری نے علامہ کو ابوالکلام ثانی اور دور حاضر کے نرودوں کے لیے ”ابراہیم“ کا خطاب دیا۔ مولانا یوسف بنوری نے علامہ کو اللہ کا شیر کا خطاب دیا اور عالم عرب کے سب سے بڑے خطیب ڈاکٹر مصطفیٰ نے علامہ کو عالم اسلام کا سب سے بڑا خطیب قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنی زندگی میں نہ اس سے بڑا کوئی خطیب دیکھا نہ سنا۔

مستند جس کی دعوت اسلام جس نے پھیلایا دین کا پیغام اک مبلغ کتاب و سنت کا توڑ دی جس نے شدت ادہام تھا داعی انقلاب اسلامی جس کو حاصل ہوا قبول عام اس کی علمی و دینی کاوش کا ہوا معترف سارا عالم اسلام سارے ادیان باطلہ والے اس کی گرج سے لرزہ بر اندام اس نے جڑ کاٹی فرقہ بندی کی جس سے باطل میں بچ گیا کہرام اس مجاہد کی جاں کا نذرانہ ہو نہیں سکتا رائیگاں و ناکام سب نے پہنے ہوئے ہیں دستانے کس کو ٹھہرائیں مورد الزام ہم کو اللہ پر ہے بھروسہ خوئے بد نہ جوش انتقام اس پر فضل خدا ہو گونا گوں اس پر ہو باران رحمت و انعام

۲۳۔ مارچ ۱۹۹۳ء

جماعت کی عظیم علمی و ادبی شخصیت جماعت کے دستور کے محافظ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے ناظم جامعہ علوم اشریہ فیصل آباد کے بانی شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق چیمہ نے رحلت فرمائی۔ مولانا مرحوم کی فصاحت و بلاغت دانش وری اور نقطہ دانی کا ایک زمانہ معترف تھا اور ہے۔ آج بھی کہیں اسلاف جماعت کا تذکرہ ہو تو مولانا اسحاق چیمہؒ کی دانش وری کو سلام عقیدت ضرور پیش کیا جاتا ہے ان کی وفات پر نماز جنازہ کے وقت امیر شیخ الحدیث و انشیر حضرت مولانا محمد عبداللہ نے جب اس شعر کے ساتھ مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا تھا تو ہر آنکھ نم ہو گئی۔ شیخ الحدیث نے اپنے دوست کے لیے فرمایا۔

بہت رون گے دلاں دے جانی  
تے ماپے تئیں گھٹ رون گے  
مولانا محمد اسحاق چیمہ نے بڑی بھرپور زندگی گزاری  
جماعتی سیاست میں ان کا ایک مقام تھا جو تاریخ اہل حدیث  
میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

۳۔ مارچ ۱۹۹۹ء

جماعت اپنے ایک عظیم شاعر سے محروم ہوئی، مولانا  
عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوٹی نے مسلک اہل حدیث کی  
اشاعت و فروغ کے لیے اشعار کو ذریعہ اظہار بنایا اور ہر نظم  
پر بلکہ ہر شعر پر ارباب دانش سے داد پائی۔ مفت روزہ اہل  
حدیث اور دیگر جماعتی رسالوں میں ان کی کئی اور لکھی ہوئی  
نظمیں بھی تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔

۲۵۔ مارچ ۱۹۹۹ء

کی شام کو ایک اور عظیم عالم دین شیخ عبدالقادر  
السندی بھی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ شیخ عبدالقادر  
السندی نے عرب دنیا میں برصغیر کے اہل حدیث مکتب فکر کا  
خوب تعارف کروایا اور دونوں خطوں کے بانیوں کے فکری  
و علمی رابطوں کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

۱۹۔ مارچ ۲۰۰۳ء

علامہ شہید کے رفیق خاص ان کے پرسنل سیکرٹری کا  
اعزاز رکھنے والے قرآنی تعلیمات کو فروغ دینے کی تڑپ دل  
میں بسائے ہوئے پورے لاہور میں اور پھر پورے پاکستان  
میں ترجمہ قرآن کلاسز کو ایک تحریک کی شکل دینے والے پروفیسر  
عطاء الرحمن ثاقب بھی ظالموں کی گولیوں کا نشانہ بن کر اپنے  
قائد کی طرح خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ میری ان سے  
کئی بار ملاقات ہوئی وہ فضیلت شیخ مولانا محمد خالد گرجاگھی کی  
خدمت میں حاضری کے لیے آتے تو مجھے بھی ان کی زیارت  
و ملاقات کا شرف ملتا۔ مولانا خالد گرجاگھی سے وہ ڈھیروں  
دعائیں پاتے اللہ پاک ان کی شہادت کو بھی قبول فرمائے۔

۱۹۔ مارچ ۲۰۰۳ء

مجاہد تحریک ختم نبوت داعی کتاب و سنت ہفت روزہ  
اہل حدیث کے سابق ایڈیٹر جماعت کی سیاسی کمیٹی کے  
چیرمین مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد کا یوم وفات ہے۔ آپ  
کی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ چند سطروں میں اسے  
احاطہ شمار میں لانا ناممکن ہے۔ نسل نو کی اطلاع کے لیے بتاتا  
چلوں کہ تحریک ختم نبوت میں جب سول نافرمانی کی تحریک  
چل رہی تھی تو ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے مقابلے میں تحریک نے

جو عہدہ متعارف کروایا تھا اسے ”ڈکٹیٹر“ کہا جاتا تھا۔  
ہمارے مدوح حضرت حکیم عبدالرحمن آزاد گوجرانوالہ کے  
ڈکٹیٹر تھے انہوں نے انتظامیہ کو کنگی کا ناچ نچا دیا تھا، پولیس  
مولانا کو گرفتار نہ کر سکی۔ حکیم عبدالرحمن آزاد کے خاندان میں  
سے آج بھی وہ سپوت ان کے صاحبزادے مولانا حکیم  
طارق محمود ثاقب اور ان کے بھتیجے اور داماد جناب رانا ابراہیم  
نفیس اپنے بزرگ کی خاندانی روایات کو آگے بڑھا رہے  
ہیں اور جماعت کے پلیٹ فارم سے مصروف عمل ہیں۔

۲۲۔ مارچ ۲۰۰۷ء

برصغیر کے ایک عظیم عالم دین، مفکر، محقق، ادیب  
دانشور نامور اور بڑی کتابوں کے مصنف مولانا عبدالغفار  
حسن بھی داغ مفارقت دے گئے۔ مولانا عبدالغفار حسن  
ایک بہت بڑی علمی شخصیت تھے تمام مکاتیب فکر کے ہاں ان  
کا ایک خاص مقام اور خصوصی احترام پایا جاتا تھا۔ مولانا  
جامعہ رحمانیہ دہلی کے فاضل تھے اور ان کا ایک بہت بڑا  
اعزاز یہ بھی ہے کہ آپ ایک طویل عرصہ مدینہ یونیورسٹی میں  
درس حدیث دیتے رہے اور ہزاروں کی تعداد میں دنیا کے  
بے شمار ممالک کے طلبہ نے آپ سے استفادہ کیا۔

۱۰۔ مارچ ۲۰۱۱ء

پاکستان بھر میں پھیلے ہوئے فرزندان جامعہ اسلامیہ  
گوجرانوالہ اور کارکنان مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے  
لیے یقیناً انتہائی غم کا دن تھا۔ یہ وہ دن تھا جب جماعت کے عظیم  
عالم دین علماء و طلبہ کے ایک عظیم محسن و مربی شیخ الحدیث مولانا محمد  
اعظم اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث کے  
شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے کم و بیش ۴۰ برس تک جامعہ  
اسلامیہ گوجرانوالہ جیسے اپنے ہی مادر علمی میں علم و تربیت کے موتی  
طلبہ کی جھولیوں میں بھرتے رہے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی  
فکر کے حقیقی ترجمان تھے۔ حضرت انتہائی وضع دار، مشفق  
و مہربان شخصیت کے حامل تھے۔ قرآن و سنت کی تبلیغ کے لیے  
تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کے میدان کے بھی شہسوار تھے۔ دوران  
تعلیم ان کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہونے والا طالب علم زندگی کے  
کسی شعبے میں مات نہیں کھاتا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم کے  
صاحبزادگان نے آپ کی علمی وراثت کی خوب حفاظت کی ہے  
انہی کی طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم پر دین  
مستثنیٰ کی تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

کم مارچ ۲۰۱۳ء

بطل جلیل عالم نبیل ترجمان مسلک اہل حدیث انتہائی

درویش صفت عالم دین حضرت العلام قاری عبدالوکیل صدیقی  
بھی اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ ہری پور کی پرفضا میں پیدا  
ہونے والی یہ شخصیت گوجرانوالہ کے تعلیمی اداروں سے اپنی  
جھولی کو علمی زر و جواہر سے بھر کر خانپور جیسے پسماندہ علاقے  
میں لٹانے کو چل نکلی۔ ایک کچی دیواروں والی مسجد سے خانپور  
میں سفر حیات کا آغاز کرنے والے کے نشان کے طور پر آج  
کئی کنال پر مشتمل جامعہ محمدیہ خانپور موجود ہے۔ ساری تبلیغی  
زندگی خانپور میں گزار کر یہ اللہ والا ایک بار پھر اپنے والدین  
کے قدموں میں ہی خاک کی چادر اوڑھنے کے لیے ہری پور کی  
ہی سرزمین کو پسند کر گیا۔ ملک ہی میں نہیں عالم اسلام میں  
حضرت قاری صاحب کی جدائی کو محسوس کیا گیا اس کی شہادت  
ان کی حاضر جنازہ اور غائبانہ نماز جنازہ نے بھی دی۔

۶۔ مارچ ۲۰۱۳ء

واعظ خوش الحان خطیب شیریں بیان حضرت مولانا محمد  
اسحاق گوبڑوٹی کی وفات کا دن ہے۔ گوجرانوالہ کے نواحی قصبہ  
نوشہرہ ورکان میں عوام الناس کے عقائد کی اصلاح، اعمال کی  
درستی اور نیکی کے جذبے کے فروغ کے لیے زندگی کی ساری  
بہاریں گزار دیں اور آخر میں اسی سرزمین میں سپرد رحمت باری  
کر دیئے گئے۔ مولانا اسحاق گوبڑوٹی نے انتہائی بھرپور زندگی  
گزاری، جماعت اور مسلک کا درد ان کے سینے میں کوٹ کوٹ  
کر بھرا ہوا تھا۔ دلسوزی کے ساتھ ان کی پڑھی ہوئی قرآنی  
آیات لوگوں کے دلوں میں ایمان کی شمع جلا دیتی تھیں۔ قرآن  
سے اتنا پیار تھا کہ وفات کے روز بھی اپنی اہلیہ محترمہ سے اسی  
بات پر مناظرہ کر رہے تھے کہ میں تلاوت میں دو پارے تم  
سے آگے نکل گیا ہوں اور وہ بھی اللہ والی خاتون تھی فرمانے  
لگیں کوئی بات نہیں مجھے گھر کے کام سمیٹ لینے دیں ان شاء  
اللہ! میں آپ سے آگے نکل جاؤں گی۔ ہماری اس بے چاری  
ماں کو کیا معلوم تھا کہ ان کا خاندان ان سے آگے نکل گیا ہے  
اور ان شاء اللہ جنتوں میں ان سے پہلے ہی پہنچے گا۔

۱۷۔ مارچ ۲۰۱۳ء

یوم شہادت ہے ایک عظیم دانشور، مفکر، محقق، شیخ القرآن  
والحدیث حضرت ڈاکٹر عبدالرشید اظہر کا۔ ڈاکٹر صاحب جماعت  
کے لیے اللہ کا ایک بڑا احسان تھے۔ اللہ نے انہیں دین کی وہ فہم  
و فراست عطا کی تھی کہ بہت کم لوگوں کا خاصا ہوا کرتی ہے۔  
آپ کا انداز خطاب اتنا خوبصورت ہوتا تھا کہ ہر بات دل کی  
تہہ تک میں اتر جاتی، کہاں میاں چنوں کا نواحی قصبہ کرملی والا  
اور کہاں دنیا کے اسلام کی بلند و بالا مسندیں۔

اللہ! اللہ! یہ رتبہ بلند ملا جسے مل گیا

شہرت یافتہ مفکر، میدان خطابت کے شہسوار، اسلام کے نذر اور بے باک سپاہی، عظیم محبت وطن راہنما، علم و فضل کے بحر بیکراں، مسلک اہل حدیث کے ترجمان، حق پر ڈٹ جانے والے انسان اور دنیائے سیاست پر گہری نظر رکھنے والے سیاستدان سے محروم ہو گیا۔ علامہ کی وفات پر خصوصی خیمے شائع ہوئے، اخبارات نے بہت کچھ لکھا، سوانح نگاروں اور مضمون نگاروں نے آپ کی زندگی کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔

### ولادت اور تعلیم و تربیت

علامہ احسان الہی ظہیر کی ولادت 31 مئی 1945ء کو سیالکوٹ میں ہوئی۔ گھرانہ چونکہ خالص دینی ماحول رکھتا تھا اس لئے آپ کی تربیت بھی اسی بیج پر ہوئی۔ نو سال کی عمر میں قرآن پاک مکمل حفظ کیا۔ اس کے بعد جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور مدینہ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ ہمیشہ امتیازی نمبروں سے اپنے ساتھیوں پر سبقت پائی۔ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ مدینہ یونیورسٹی سے فراغت سے قبل ہی فارغ التحصیل لکھنے اور یہ الفاظ استعمال کرنے کی خصوصی اجازت دی گئی جو کہ آپ کی کتاب ”القادیانیہ“ کی طباعت کے سلسلے میں مطلوب تھی۔ انہوں نے اسلامیات، عربی، اردو، فارسی اور تاریخ و فلسفہ میں ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔

مدینہ منورہ سے فراغت کے بعد انہوں نے علمی زندگی کیلئے وطن عزیز پاکستان کو منتخب کیا جہاں سے آپ کا دائرہ عمل پوری دنیا پر محیط ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی صلاحیتوں سے نوازا تھا جن کا آپ نے بھرپور استعمال کیا۔ دعوت کیلئے آپ نے مختلف ذرائع اختیار کئے اور ان کا پورا پورا حق ادا کیا۔ علم، ثقافت، متانت، وجاہت، ذہانت، جرأت، فصاحت و بلاغت، ادب و صحافت، دلائل، قوت استدلال، زبان و بیان پر دسترس، الفاظ کا زیروہم، آواز کا مدوجزر، شخصیت میں رعب و دبدبہ، خطابت کی تمام خوبیاں آپ کو وافر عطا ہوئی تھیں۔ برہنہ نے ابوالکلام آزاد، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور شورش کاشمیری کے بعد علامہ احسان الہی ظہیر سے بڑا خطیب پیدا نہیں کیا۔ آپ کی خطابت کا لوہا عرب و عجم نے مانا ہے۔ حافظ قرآن تو تھے ہی اس کے ساتھ بے شمار احادیث



میں حضرت علامہ بھی ہیں۔ اندرون ملک ہی نہیں بیرون ملک بھی اس حادثہ فاجعہ کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل جاتی ہے۔ احباب ایک دوسرے سے علامہ کی خیریت دریافت کرتے ہیں۔ عیادت کیلئے سب قافلے، سب راستے ہسپتال کی طرف رواں دواں ہیں۔ خصوصی نگہداشت میں حضرت علامہ زیر علاج ہیں مگر ڈاکٹروں اور حکمرانوں کی روایتی غفلت کا شکار۔

ادھر سعودی حکومت نے الریاض میں علامہ کے علاج کی پر خلوص پیشکش کر دی ہے۔ چنانچہ چند دن لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد خصوصی طیارے کے ذریعے ان کو ریاض میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کی تمام تدابیر تقدیر الہی کے سامنے بے بس ہو جاتی ہیں اور 30 مارچ بروز سوموار بوقت فجر آپ کی روح اپنے رب کی بارگاہ میں پیش ہو جاتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ کی وفات کی خبر ذرائع ابلاغ نے نمایاں طور پر نشر کی، جو آنا فانا پوری دنیا میں پھیل گئی۔ بعد از دوپہر ریاض میں ان کا جنازہ پڑھا گیا جو بلاشبہ ریاض کے بڑے جنازوں میں سے ایک تھا۔ پھر تدفین کیلئے آپ کے جسد خاکی کو مدینہ منورہ لے جایا گیا۔ بہت سارے احباب آپ کی میت کے ساتھ ریاض سے مدینہ منورہ گئے جن کی آمدورفت کیلئے سعودی ایئر لائن نے خصوصی انتظام کیا تھا۔ نماز مغرب کے بعد مسجد نبوی میں دوبارہ جنازہ پڑھا گیا۔ لوگوں کا اس قدر اثر و دھام تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ دوسرے شہروں سے احباب کثیر تعداد میں جنازہ میں شرکت کیلئے آئے تھے، ہر آنکھ اشکبار تھی۔ سسکیوں اور آہوں کے ساتھ آنسوؤں کی جھری میں جنت البقیع میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

بچہ دہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا یوں عالم اسلام ایک جلیل القدر عالم، بین الاقوامی

23 مارچ کو اہل پاکستان یوم پاکستان مناتے ہیں۔ ہر طرف سرکاری و غیر سرکاری مختلف تقریبات کا اہتمام ہوتا ہے۔ ایسے ہی ایک 23 مارچ کو احباب نے قلعہ چچمن سنگھ لاہور میں ایک جلسہ عام کا اہتمام کر رکھا تھا جس میں ممتاز خطیب اور مقرر علامہ احسان الہی ظہیر بھی شامل تھے۔ مسلسل کئی دنوں سے جلسوں میں متواتر خطابات کی وجہ سے طبیعت بوجھل اور جسم تھکا ہوا ہے مگر اللہ کے دین کیلئے سستی نہیں۔ جلسہ شروع ہوتا ہے، مقررین کتاب و سنت کی روشنی میں مسائل کا حل پیش کرتے ہیں اور سامعین ہیں کہ علامہ کے خطاب کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں، ان کی بے تابی دیدنی ہے۔ ہر جلسہ میں علامہ صاحب کا خطاب آخری ہوتا کہ اس کے بعد محفل کا رنگ ختم ہو جاتا ہے۔ منتظمین جلسہ کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ علامہ صاحب کا خطاب سب سے آخر میں ہو تاکہ علامہ کے خطاب کے بعد دیگر مقررین کے سامنے منتظمین کو خفت کا سامانہ نہ کرنا پڑے۔

علامہ کا خطاب شروع ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاص انداز سے سیرت رسول ﷺ اور سیرت صحابہ کی روشنی میں عالم اسلام کے حالات کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ سامعین بڑے انہماک سے ان کی تقریریں سن رہے ہیں۔ محفل جو بن پر ہے، پھر وہ گھڑی آئی جس کا تصور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ دوران تقریر آپ کی زبان پر علامہ اقبال کا یہ شعر آیا کہ

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ  
مومن ہے تو بے تیغ.....  
دوسرا منہ پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک زور دار ہم  
دھماکہ ہوا۔

جلسہ گاہ قیامت صغریٰ کا منظر پیش کر رہی ہے۔ ہر طرف چیخ و پکار ہے۔ زخمیوں کے کراہنے کی آوازیں، چند ایک موقع پر شہید ہو جاتے ہیں اور بیسیوں زخمی، زخمیوں



کے لئے روح کی غذا تھی۔ اپنی محنت کو شرب بار دیکھ کر عوامیہ شعر پڑھتے:

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں  
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں  
جب مخالفین سے لاپرواہی اور لاتعلقی کا اظہار کرتے تو فرماتے:

کیا عشق نے سمجھا ہے کیا حسن نے جانا ہے  
ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے  
اگر کہا جائے کہ امام نوویؒ کے بعد علامہ کی ذات گرامی نے اتنی قلیل عمر میں اتنے اہم دینی کام انجام دیئے ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ روزانہ کئی جلسوں سے خطاب، دور دراز علاقوں میں کئی کئی دن کا سفر، تصنیف و تالیف میں مصروفیت، سیاست میں دلچسپی، جماعتی نظم و نطق، لاہور میں مستقل خطبہ جمعہ، ایک معمولی انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل اور احسان کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریقِ رحمت کرے۔ آپ کی خطاؤں سے درگزر کر کے بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین!



### ضلع دہاڑی کی تبلیغی سرگرمیاں

27 دسمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد اہل حدیث پل ٹھیکہ میں مولانا احمد علی سیف نے درس قرآن ارشاد فرمایا اور بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہل حدیث چک نمبر 11-W.B/9 دہاڑی میں قاری اسامہ صدیقی اور مولانا احمد علی سیف نے بعد نماز مغرب درس قرآن دیا۔

28 دسمبر بروز سوموار بعد نماز مغرب جامع مسجد شہداء اہل حدیث چک نمبر 105-W.B/105 میں ڈاکٹر عامر رشید اور مولانا احمد علی سیف نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

3 جنوری 2016ء بروز سوموار بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہل حدیث چک نمبر 196/E.B/196 المعروف چک 31 میں مولانا صدیق صاحب نے ولولہ انگیز درس قرآن ارشاد فرمایا۔

تمام پروگراموں میں مبلغین، شان رسول اطاعت رسولؐ محبت رسولؐ اور آپؐ کی ذات اور آپؐ کے ارشادات پر عمل کرنے کی تبلیغ کی اور اطاعت رسولؐ کو ذریعہ نجات بنانے کی تبلیغ کی۔ اس طرح یہ سترہ پروگرام حافظ غلام اللہ صاحب امیر ضلع دہاڑی کی سرپرستی اور حافظ محمد بلال ثاقب کی نظامت اور مولانا احمد علی سیف ناظم شعبہ تبلیغ کی نگرانی میں ہوئے۔  
المرسل: احمد علی سیف ناظم تبلیغ ضلع دہاڑی

دے سکتا کہ کس طرح آپ دلائل کا انبار لگا دیتے ہیں اور حسن استدلال اس پر مستزاد۔

### سیاست

اپنے خیالات کو عام کرنے کیلئے علامہ احسان الہی ظہیر نے سیاست میں بھی طبع آزمائی کی اور خوب کی۔ بطور سیاستدان آپ نے بڑے سیاسی بادوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ قومی مفاد کو ہمیشہ ذاتی مفاد پر ترجیح دی۔ جو بات حق سمجھی اس کا برملا اظہار کیا خواہ اس کا تعلق عوام سے ہو یا حکمرانوں سے۔ عملی زندگی میں چار حکمرانوں سے واسطہ پڑا: ایوب، یحییٰ، بھٹو اور ضیاء الحق۔ حق گوئی کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ بے شمار مقدمات کا سامنا کیا مگر آپ جھکے نہ بکے۔ حکمرانوں کی عیاریوں اور مکاریوں کو کھل کر شط ازبام کیا۔ تحریک ختم نبوت ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ آپ ہمیشہ صف اول میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ اس دن کو کون بھول سکتا ہے جس دن عوام کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو دیکھ کر فوج نے سڑک پر لیکر کھینچ دی تھی کہ جو اس لکیر کو پار کرے گا اس کو گولی ماری جائے گی۔ اس لکیر کو سب سے پہلے علامہ احسان الہی ظہیر نے عبور کیا اور گریبان کے بٹن کھول کر کھڑے ہو گئے کہ اگر فوج میں جرات ہے تو مجھے گولی مارے، ہم نے جھپٹنا سیکھا ہے پلٹنا نہیں سیکھا۔ بالآخر فوج کو لاہور سے کر فیو اٹھانا پڑا۔ ان کے اہم کاموں میں سے ایک جماعت کی نشاۃ ثانیہ ہے جس میں آپ کو مصائب و شدائد کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم آپ کی شبانہ روز محنت اور جہد مسلسل سے جماعت نے تھوڑے ہی عرصے میں ملک کی صف اول کی سیاسی جماعتوں میں قد آور حیثیت اختیار کر لی۔ دشمنانِ دین دلائل کا جواب دلائل سے تو نہ لاسکے مگر کینگی اور بزدلی کی حدود کو پھلانگتے ہوئے اپنا وار کر گئے اور وہ حادثہ فاجعہ پیش آیا جس کے نتیجے میں علامہ سمیت درجن بھر علماء شہید ہو گئے۔ اللہم اغفر لہم واجرہم

علامہ احسان الہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ جب تک چینیا نوالی مسجد لاہور میں رہے تب تک رمضان المبارک میں قرآن مجید بھی سنایا اور تراتون بھی پڑھاتے رہے۔ قرآن مجید کا خلاصہ بیان کرنے کی طرح ڈالی۔ اللہ کے حضور رو رو کر دعائیں کرنا بھی آپ کا ہی خاصا تھا۔ دوران سفر ہمیشہ ان کو تلاوت میں مشغول پایا۔ ارض مقدس کی حاضری تو ان

ازبر، اردو اور فارسی کے ہزاروں اشعار نوک زباں پر تھے، جن کا برمحل استعمال کرتے۔ الفاظ قطار باندھے کھڑے نظر آتے جن سے حسن انتخاب کی داد سامعین دیئے بغیر نہ رہ سکتے۔ ان کی حق گوئی سے اپنے اور بیگانے سبھی ڈرتے تھے۔ ان کی گھن گرج سے منافقوں کی نیندیں اڑی رتیں۔ فروری 1967ء سے لے کر مارچ 1987ء تک مسلسل 20 سال جامع مسجد چینیا نوالی لاہور میں خطابت کے علاوہ روزانہ کئی کئی جلسوں سے خطاب کیا۔ اہل بدعت و اہل قبور کے گمراہ کن پروپیگنڈے نے مسلک اہلحدیث کے دامن پر جو داغ لگائے تھے علامہ کی مسلسل محنت، بے باکی اور پرجوش خطابت نے ان کو صاف کر کے مسلک اہلحدیث کو اس طرح جلا بخشی کہ نہ صرف اہل حدیث فخر سے اپنے مسلک کا برملا اظہار کرنے لگے بلکہ بہت سارے پھٹکے ہوئے لوگوں نے دین حق کی راہ پائی۔ امریکہ، یورپ، افریقہ، مشرق وسطیٰ، ایشیا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں کتاب و سنت کی دعوت پیش نہ کی ہو۔ آپ حقیقی معنوں میں کتاب و سنت کے داعی، مسلک اہلحدیث کے ترجمان اور منہج محدثین کے علمبردار تھے۔ خالص کتاب و سنت کے پیغام کو عام کرنے کیلئے انہوں نے صحافت کو بھی اپنایا۔ مختلف رسائل و جرائد میں لکھنے کے علاوہ الاعتصام، اہلحدیث اور ترجمان الحدیث کے ایڈیٹر بھی رہے۔ خطابت کی طرح آپ کے مضامین بھی جاندار اور موثر ہوتے۔ مختلف فرقوں نے خالص اسلام کے ساتھ جو پیوند کاری کر رکھی تھی اور اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر پیش کرتے تھے ان کے چہروں سے علامہ کے قلم نے نقاب اتار کر لوگوں کے سامنے عیاں کر دیا۔ آپ دور حاضر میں ادیان پر اتھارتی تصور کئے جاتے تھے۔ مدینہ یونیورسٹی میں قیام کے دور ہی سے مختلف مذاہب پر آپ کی بات کو سند مانا جانے لگا۔ درجن سے زائد آپ کی تصانیف ہیں جن میں ☆ القادیانیہ، ☆ الشیعہ والنسہ، ☆ الشیعہ والتتبع، ☆ الشیعہ والقرآن، ☆ الشیعہ والاہل البیت، ☆ السبائیہ، ☆ البابیہ، ☆ البریلویہ، ☆ بین الشیعہ والاہل السنہ، ☆ الاسماعیلیہ، ☆ التصوف، ☆ درلستہ فی التصوف، ☆ مرزائیت اور اسلام، ☆ سقوط ڈھاکہ، ☆ سفر حجاز شامل ہیں۔

علامہ کے علم کا اعتراف دوست دشمن سب نے کیا ہے۔ بڑے سے بڑا مخالف بھی ان کو لاعلمی کا طعنہ نہیں

استدراک رد قادیانیت

قسط نمبر ۱۰

# علمائے اہل تشیع کی خدمات

جناب عبدالرشید عراقی

مولانا عبدالسلام رستمی (م ۲۰۱۳ء)

شیخ القرآن والحديث، تدریس و تصنیف میں اعلیٰ وارفع، علوم اسلامیہ کے بجز خاڑ عادات و اخلاق میں نمونہ علمائے سلف، خوش اطوار، خوش گفتار، خوش کردار، تردید قادیانیت میں لا جواب کتاب ”مسئلہ ختم نبوت قرآن و سنت کی روشنی میں“

مولانا ابوالکلیم محمد اشرف سلیم (م ۲۰۰۲ء)

نامور واعظ، مبلغ، مقرر و خطیب اور کئی کتابوں کے مصنف، خوش اخلاق، مفسر اور زہد و ورع کے پیکر، قادیانیت کی تردید میں ”القول الاصح فی مسئلہ حیات النبی“ ان کی بہترین کتاب ہے۔

مولانا سید محبت اللہ شاہ راشدی (م ۱۹۹۵ء)

راشدی خاندان (سندھ) کے معروف عالم دین، عربی، اردو، سندھی زبانوں میں نامور مصنف، علمائے سلف کا نمونہ، علوم اسلامیہ کے شاعر اور علم حدیث میں یگانہ روزگار۔ تردید قادیانیت میں ”القواطع الرحمانیہ فی الرد علی القادیانیہ“ جیسی بے نظیر کتاب تحریر کی۔

مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی (م ۱۹۹۶ء)

شیخ الاسلام، مفسر قرآن، محدث، دوراں، نامور مؤرخ، محی السنہ واعظ، مبلغ، خطیب، مقرر، قاطع بدعت و محدثات، عربی، اردو اور سندھی زبانوں میں (۱۰۸) کتابیں تالیف فرمائیں۔ تردید قادیانیت میں قادیانی و جھنڈائی خاندان بیہما برزخ لایبغیان، بزبان سندھی بڑی معروف بے مثال اور بے نظیر کتاب ہے۔

مولانا سید حبیب الرحمن شاہ (م ۲۰۰۰ء) راولپنڈی

نامور واعظ، مبلغ، خطیب و مقرر، تردید قادیانیت میں لا جواب کتاب ”اسلام اور مرزائیت“

مولانا محمد داؤد انور شیخ پوری

واعظ، مبلغ اور مصنف و مدرس، قادیانی فتنہ کی تردید میں ”حیات عیسیٰ علیہ السلام اور رد قادیانیت پر بے نظیر اور لا جواب کتاب لکھی۔

مولانا ابوالحسن سیف اللہ حافظ آبادی

قاری، مدرس، واعظ اور مبلغ اور مصنف۔ تردید قادیانیت میں تصنیف ”مرزائیت کے اصل عقائد“

مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی (م ۱۹۸۰ء)

نامور عالم دین، واعظ، مبلغ، خطیب و مقرر۔ علمبردار توحید الہی، محی السنہ، قاطع بدعت، علوم اسلامیہ میں مہارت تامہ رکھنے والے خصائل و شمائل میں خوش اخلاق، خوش اطوار، خوش گفتار، خوش کردار، اتباع سنت نبوی ﷺ میں اعلیٰ وارفع تحریک مجاہدین (حضرت امیر المؤمنین سید احمد شہید بریلوی اور حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی) کے نامور مجاہد اور امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ (مامونانجن) کے مرید خاص بطل حریت اور سرخیل علمائے اہل حدیث، خاندان غزنویہ امرتسر کے گل سرسبد حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی (م ۶ دسمبر ۱۹۶۳ء) کے تلمیذ رشید اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی (م ۲۰ فروری ۱۹۶۸ء) کے منظور نظر۔

اپنے مسلک اہل حدیث میں بہت زیادہ متشدد حدیث نبوی ﷺ سے بے پناہ شغف اور حدیث کے معاملہ میں معمولی سی مہارت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ حافظ صاحب نے ۷ مئی ۱۹۸۰ء کو گوجرانوالہ میں رحلت فرمائی۔

حافظ محمد یوسفؒ نے مرزا قادیانی کی قبر کو جلتے دیکھا

حضرت حافظ محمد یوسف صاحب کرامات تھے۔ مولانا محمد رفیق سلفی (م ۲۰۱۲ء) راہبوالی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ حافظ محمد یوسف صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ میں ایک دفعہ ایک مرزائی کے ساتھ قادیان گیا وہ مجھے مرزا غلام قادیانی کی قبر پر لے گیا۔ میں نے وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ

”یا اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچا۔ تجھے حقیقت کا علم ہے اگر غلام قادیانی جھوٹا ہے تو اپنی طرف سے کوئی نشانی ظاہر کرتا کہ تیرے بندے کی تسلی ہو جائے۔“

دعا مکمل ہوئی تو کیا دیکھا ہوں کہ مرزا غلام قادیانی کی قبر سے آگ نکلی اور اس کے شعلے آسمان کو چھونے لگے۔ میں

نے اس آگ سے بچنے کے لیے دوڑ لگا دی۔ مرزائی ساتھی نے دوڑ کر مجھے پکڑ لیا اور کہا کہ حافظ صاحب! کیا بات ہے کیوں دوڑ کر جا رہے ہو؟ میں نے کہا دیکھو قبر جل رہی ہے اور مرزا قادیانی کی قبر سے شعلے اٹھ رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے تو آگ نظر نہیں آ رہی۔ چنانچہ میں نے دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ ”الہی جو میں نے دیکھا ہے وہی حقیقت اس مرزائی پر بھی ظاہر کر دے۔“ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مرزائی نوجوان کو بھی مرزا قادیانی کی قبر سے آگ کے شعلے نکلنے دکھائی دیے۔ (حضرت حافظ صاحب نے اس نوجوان کا نام بھی بتایا تھا جو میں اب بھول چکا ہوں۔) مرزائی نوجوان نے اسی جگہ کھڑے کھڑے مرزائیت ترک کر دی اور اسلام کے حلقہ میں آ گیا اور اپنی بات اور تادم آخریں اسلام پر قائم رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

حافظ محمد یوسف توحید الہی کے علمبردار تھے

حافظ محمد یوسف رحمہ اللہ کے صاحبزادہ حافظ عطاء الاسلام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ ضلع گجرات میں مسجد اہل حدیث کے افتتاح کے موقع پر جب مولانا سید حبیب الرحمن شاہ آف راولپنڈی نے تقریر شروع کی تو بریلوی حضرات ایک جلوس کی شکل میں آئے اور آتے ہی سنگ باری شروع کر دی جس سے سامعین میں کھلبلی مچ گئی۔ چنانچہ حضرت والد صاحب مرحوم (حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمہ اللہ) فوراً مائیک پر تشریف لائے اور مجمع سے بلند آواز سے فرمایا کہ ”جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات سننے کے لیے آئے ہیں اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں۔ اس کی ضمانت میں دیتا ہوں کہ ان کا نقصان نہیں ہوگا اور جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر چلے گئے ہیں میں ان کا ذمہ دار نہیں ہوں گا۔ چنانچہ لوگوں نے دیکھا کہ ادھر ادھر پتھروں کی بارش ہو رہی ہے لیکن کوئی پتھر مجمع پر نہیں گرا اور سارا مجمع محفوظ رہا۔“

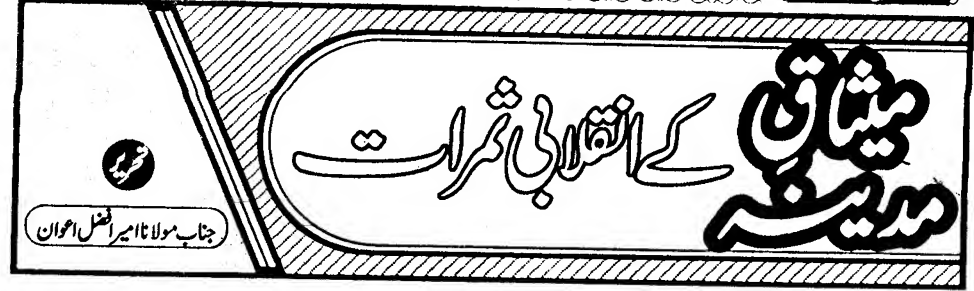
حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمہ اللہ کا شمار اہل اللہ میں ہوتا ہے۔ ہر آدمی جو مسلمان ہے اللہ تعالیٰ کی توحید خالص کا علمبردار ہے اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت و خاتمی نبوت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ ہر صاحب علم اور برگزیدہ اہل علم حضرات کی اچھائیوں کو اپنانے کی کوشش کرے اور اتباع سنت نبوی ﷺ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھے تو کامیابی اور کامرانی قدم چومے گی۔ (ان شاء اللہ العزیز!)

فریق مل کر مدافعت کریں گے۔“ معاہدہ کی آخری شق میں درج ہے کہ

”اس معاہدے میں شریک ہونے والی جماعتوں میں سے اگر کسی فریق یا جماعت کو جنگی ضرورت سے مدینہ سے باہر جانا پڑے تو اسن اور حفاظت کی مستحق ہوگی اور جو مدینہ میں رہے اس کے لئے بھی امن ہوگا، کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا اور نہ کسی کیلئے عہد شکنی جائز ہوگی۔“

لازوال اور ان گنت قربانیوں کے نتیجے میں برصغیر میں بسنے والوں کو پاکستان کی شکل میں ایک مملکت خداوندی مل گئی جس میں وہ اپنے اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی بسر کر سکیں مگر افسوس کہ قیام پاکستان کے بعد ہر شعبہ زندگی پر مفاد پرست عناصر نے قبضہ نہالنے اور قیام پاکستان کے حقیقی مقاصد کو پس پشت ڈال دیا، جس کے نتیجے میں عوامی مسائل دوچند اور ملکی صورتحال ہر گزرتے دن کے ساتھ اور بھی گھمبیر ہوتی جا رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے ساڑھے چودہ سو سال پہلے غیر مسلموں کے جو حقوق وضع کئے مسلم معاشرہ آج بھی انہی خطوط پر استوار اور مسلم ریاستوں میں غیر مسلموں کو جملہ حقوق حاصل ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آج ہم پاکستان کی بقاء و سالمیت کے لئے اسی جذبہ کا مظاہرہ کریں اور جہاں بھی بات وحدت ملت کی ہو وہاں رنگ، نسل، مذہب اور علاقہ کی تخصیص وتفریق مٹا کر بحیثیت پاکستانی اس ارض پاک کی وحدت کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کریں۔

تاریخ انسانی میں میثاق مدینہ وہ لازوال دستور ہے کہ جس کے نتیجے میں انقلاب برپا ہو گیا، مدینہ پاک ایک نظریاتی ریاست بن کر ابھرا اور پھر اسلام کے زریں اصولوں پر مشتمل ایک مکمل ضابطہ حیات کے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے عرب کی جہالت ختم کر کے تہذیب و تمدن کی بنیاد رکھی۔ پھر چشم فلک نے دیکھا کہ سن 1ھ میں ہونے والے اس معاہدہ کی تکمیل اور اس پر عملدرآمد کے نتیجے میں محض 10 کے عرصہ میں ڈیڑھ سو مربع میٹر پر مشتمل ریاست 11ھ میں پندرہ لاکھ کلومیٹر سے وسیع و عریض علاقہ میں پھیل گئی، بنی کریم ﷺ نے اس موقع پر وفاقی طرز حکومت کا اسلوب اپنا کر دنیا کے سامنے اپنائیت



نے اپنی جوابی تقریر میں کہا کہ ”شہنشاہ اکبر کا یہ رویہ کوئی نئی بات نہیں، تیرہ سو سال پہلے ہمارے رسول اکرم ﷺ نے یہودیوں اور عیسائیوں پر فتح حاصل کرنے کے بعد صرف الفاظ سے نہیں بلکہ عملاً ان کے ساتھ انتہائی روادارانہ اور فیاضانہ سلوک کیا“ انہوں نے مزید کہا کہ ”مسلمانوں کی پوری تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ انہوں نے اپنی حکمرانی کے دوران پیغمبر اسلام ﷺ کے اعلیٰ و ارفع انسان دوست اصولوں کی پیروی کی جن کی ہم سب کو تقلید کرنی چاہئے“

میثاق مدینہ دنیا کا پہلا تحریری دستور ہے جس کا ایک فریق مسلمان اور دوسرا یہودیوں اور مشرکین پر مشتمل تھا۔ اس معاہدہ میں رسول کریم ﷺ نے غیر مسلموں کے بنیادی انسانی حقوق کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں پوری آزادی دی۔ معاہدے کا خلاصہ یہ ہے کہ ”جس فریق کے جو معاملات آپس میں ہیں، ان کا احترام کیا جائے اور ان شرائط کی پوری تائید کی جائے جو ان کے حلیف ہوں گے ان کے ساتھ تعاون کیا جائے گا اور جو حریف ہوں گے ان سے کوئی تعلق نہیں رکھا جائے گا۔ معاہدہ کے دونوں فریق اپنے اپنے مذہب میں آزاد ہوں گے، اس بارے میں کوئی ایک دوسرے پر جبر نہ کر سکے گا۔ اس معاہدہ کو سیاسی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک طرح کا ”بقائے باہم“ اور ”متحدہ دفاع“ کا معاہدہ ہے جس کی رو سے شہر مدینہ ایک سیاسی وحدت اور شہری مملکت قرار دیا گیا۔“ اعداد کے لحاظ سے 53 شتوں پر مشتمل اس معاہدہ میں 40 نمبر پر درج کیا گیا کہ ”اگر مسلمان اور یہود معاہدین کے خلاف کوئی تیسری قوم جنگ کرے گی تو تمام معاہدین کو متفق ہو کر لڑنا ہوگا، وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور باہم ہی خواہی اور وفا شعار ہوگی۔ اسی طرح شق نمبر 48 میں درج ہے کہ ”اگر کوئی یرث (مدینہ) پر حملہ آور ہوگا تو مسلمان اور یہود دونوں

برصغیر میں ایٹ انڈیا کمپنی کے نام پر تجارت کے لئے آنے والے فرنگیوں نے دھونس دھاندلی سے اقتدار پر تسلط جمایا اور علاقہ کے بایسویں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ کہتے ہیں کہ اس دورانیہ میں برٹش گورنمنٹ کی حدود میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ خاصانہ طور پر حصول اقتدار کے بعد انگریزوں نے ملکہ وکٹوریہ کی ”بلیو بک“ کے اندھے قوانین کے تحت عوام کو غلامانہ طرز زندگی سے آشنا کر دیا۔ تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو علم ہوتا ہے کہ جب برصغیر کے بایسویں پر اقتدار قائم رکھنا مشکل ہو گیا تو انگریزوں نے ہندوؤں کو ساتھ ملا کر مسلمانوں کا استحصال شروع کر دیا۔ بلاشبہ پاکستان کا قیام خالصتاً اسلامی بنیادوں پر عمل میں آیا اور حصول پاکستان کے لئے بھی یہی نعرہ لگایا گیا مگر خطہ میں غیر ہندو افراد کے ساتھ تعصب زدہ رویوں کو عملی شکل میں محسوس کرتے ہوئے غیر مسلموں نے بھی تحریک پاکستان میں حصہ لیا کیوں کہ انہیں قوی یقین تھا کہ ہندوؤں کی نسبت مسلمان ان کے بنیادی حقوق کا احترام کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے جھنڈے میں سفید رنگ کو غیر مسلموں کی نمائندگی کی حیثیت سے شامل کیا گیا اور قائد اعظم نے بھی ان کے حقوق پر زور دیا۔

پاکستان کی قانون ساز اسمبلی میں 14 اگست 1947ء کو قائد اعظم محمد علی جناح کی تقریر بھی انہی نظریات کی عکاس تھی جو میثاق مدینہ اور نجران کے عیسائیوں کے ساتھ رسول کریم ﷺ کے معاہدوں، حضرت عمر فاروقؓ کی بیت المقدس میں اہل کلیسا کے آگے تقریر اور حضرت خالد بن ولیدؓ کے مفتوحین کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کا ہو بہو عکس تھی۔ یہ تمام معاہدات و تقاریر ”میثاق مدینہ“ سے مستعار لئے گئے۔ آئین ساز اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں لا رڈ ماؤنٹ بیٹن نے اکبر بادشاہ کی غیر مسلموں کے ساتھ رواداری کا ذکر کیا تو قائد اعظم



## ضلع راولپنڈی کی کابینہ کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی کی کابینہ و عاملہ کا اجلاس مرکز اہل حدیث سرگرم روڈ میں مورخہ 10 مارچ 2016ء کو زیر صدارت عتیق الرحمن شاہ کشمیری منعقد ہوا، امیر ضلع نے مرکزی جماعتی فنڈ کے لیے زور دیا اور شعبہ تبلیغ سے متعلق علمائے کرام ضلع راولپنڈی و امراء مساجد کا اجلاس طلب فرمایا۔ حاجی سردار محمد بشیر ناظم مالیات سینئر نائب امیر حاجی نیاز احمد نے فنڈ کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا اور حاجی نیاز تاجر حضرات کا اجلاس بلانے اور بھرپور تعاون کروانے کا وعدہ فرمایا۔ اجلاس میں ناظم نشر و اشاعت کے لیے محمد عمران الحق سلفی کو نامزد کیا گیا جس کی باؤس نے تائید کی۔ اجلاس میں مولانا گل ولی خان، مولانا طاہر کلیم، مولانا محمد صدیق، ڈاکٹر عبدالغفار شاہ ظفر محمود اختر، قاری عبدالرشید اقبال سندھو، نصیر احمد بھٹی، قاری عبدالوکیل غازی، عزیر سلیم اللہ نے شرکت فرمائی۔ آخر میں چوہدری محمد یونس کی صحت کے لیے دعا کی گئی۔

رپورٹ: محمد عمران الحق سلفی، ناظم نشر و اشاعت ضلع راولپنڈی

## تین رکنی رابطہ کمیٹی

تین رکنی رابطہ کمیٹی برائے جمعیت اساتذہ پاکستان۔ ☆ کنوینئر: کمیٹی پروفیسر عطاء الرحمن ظہیر (اوکاڑہ) ممبران: ☆ پروفیسر عبدالرحمن شارق آف بہاولنگر ☆ پروفیسر سعید احمد چنیوٹی (فیصل آباد) منجانب: ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات پاکستان

## بیداری ملت کانفرنس کے لیے دورہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع فیصل آباد کے امیر و ناظم اہل حدیث کانفرنس حضرت مولانا عبدالرشید جازئی نے 9 اپریل کو دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں ڈویژنل بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلہ میں 5 مارچ کو گوجرہ کا دورہ کیا۔ جماعت کے بزرگ رہنما ڈاکٹر محمد حسن کی رہائش گاہ پر جماعتی احباب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مذکورہ کانفرنس کی کامیابی کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ہدایت کی اور کہا کہ تحصیل گوجرہ کے تمام علماء کرام ذمہ داران کارکنان دن رات محنت کر کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کانفرنس میں لانے کی کوشش کریں۔ اس موقع پر امیر حافظ محمد اسلم جٹ، قاری حبیب اللہ (جوہر آباد) مولانا حفیظ الرحمن حافظ شاہد امین (مامونکا نجن) حافظ عبدالباسط محمد سرفراز حسن و دیگر احباب موجود تھے۔ منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

## خطبہ جمعہ المبارک

جامع مدنیہ اہل حدیث پتوکی ضلع قصور میں یکم اپریل کا خطبہ جمعہ المبارک محترم جناب لفظ دال، سحر بیاں حضرت مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ (منجانب: محمد یونس طہ)

## حاجی عبدالرزاق صاحب کی سعودی عرب سے مراجعت

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم مالیات جناب حاجی عبدالرزاق 19 مارچ 2016ء کو سعادت عمرہ کے بعد سعودی عرب سے واپس وطن پہنچے۔ علامہ اقبال ایئر پورٹ لاہور پران کے عزیز واقارب اور احباب جماعت نے ان کا خیر مقدم کیا۔ سعودی عرب میں آپ نے اپنے قیام کے دوران مناسک عمرہ سمیت اہل علم اور احباب جماعت سے ملاقاتیں کیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سفر عمرہ کو قبول فرمائے۔ ادارہ اس سعادت پر انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ (منجانب: محمد عمران مجاہد، فیروز وٹوال)

## اہل حدیث پاکستان میں کتاب وسنت کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں مانتے

حقوق نسواں کے نام پر پنجاب اسمبلی کا پاس کردہ خواتین بل کسی صورت قبول نہیں۔ نام نہاد بل شریعت سے متصادم ہے۔ اسلام نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق دیئے ہیں۔ اسلام ہی عورتوں کے حقوق کا صحیح محافظ ہے۔ مغربی آقاؤں کو راضی کرنے کی حکومتی کوششیں کامیاب نہیں ہونے دینگے۔ حکومت نے بل واپس نہ لیا تو 10 اپریل احتجاجی کاررواں اسلام آباد کا رخ کرے گا۔ ان خیالات کا اظہار اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام جی چوک راوی روڈ لاہور میں ”حقوق نسواں بل“ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کیا۔ حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان، حافظ فیصل افضل شیخ، مولانا محمد نعیم بٹ، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ عبدالباسط شیخوپوری، حافظ عمران تبسم، نعمت اللہ ظفر، حافظ منظور الہی، حافظ بابر فاروق رحیمی، حافظ عثمان شاکر، عبدالوحید بٹ، عبداللطیف مدنی، قاری عبدالستین اصغر، عبید الرحمن ایڈووکیٹ، قاری یعقوب فیصل آبادی طارق ڈاہر، حافظ قسیم نعیم الرحمن شیخوپوری، عزیز الرحمن شیخوپوری و دیگر رہنماؤں نے خطابات کیے۔ اور کہا کہ حکومت شیطانی کاموں سے باز آ جائے ورنہ پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کر دیں گے۔ اہل حدیث پاکستان میں کتاب وسنت کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں مانتے۔ پاکستان کی بنیاد و اساس اسلام ہے۔ بانی پاکستان نے پاکستان کے دستور کی اساس قرآن وسنت کو قرار دیا تھا جو آج بھی دستور کا حصہ ہے۔ یہ بل غیر شرعی ہی نہیں غیر دستوری بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے عورت کے حقوق کی ہر زاویہ اور پہلو سے حفاظت کی ہے اور مرد کو عورت پر نگران مقرر کیا ہے۔ ہمارے حکمران اور لیبرل دانشور مغرب کی تقلید میں اندھے ہو چکے ہیں اور مغرب کے حیاء سے عاری اور اخلاق باختہ معاشرے کی پیروی کرتے ہوئے عورت کو مرد کے مقابلہ میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اسلام نے دونوں کے حقوق و فرائض مقرر کیے ہیں جو اسلامی معاشرے کا حسن اور اعتدال ہے۔ مغرب کی تقالی نے ہمارے دانشوروں کو پاگل کر دیا ہے۔ حقوق کے نام پر وہ عورت کا استحصال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں اسلامی تعلیمات سے دوری کی وجہ سے عورتوں کو وہ حقوق ہی نہیں دیئے جاتے جو کہ اسلام نے مقرر کیے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتوں کو کتاب وسنت کے مطابق معاشرے میں حقوق دلوائے جائیں نہ کہ مغرب کی تقالی کر کے اپنی عورتوں کو مذاق بنادیا جائے۔ ملک میں دیگر بے شمار مسائل کی طرح عورتوں کے حقوق و تحفظ کے مسائل بھی موجود ہیں جنہیں حل کرنے کے لیے شریعت سے ہی رہنمائی لینی چاہیے۔ جو حقوق اللہ اور رسول نے عورت کو دئے ہیں اُس سے بہتر حق کوئی معاشرے میں نہیں دے سکتا۔ مغرب نے آزادی نسواں کے نام پر عورت سے اس کی عزت و آبرو چھین لی ہے جس سے مغربی معاشرہ کھوکھلا ہو چکا ہے جہاں ماں، بہن، بیٹی کو کوئی عزت نہ ہے بلکہ وہ نفسانی خواہشات پورا کرنے کا بے لگام ذریعہ بن چکی ہیں مگر اسلام عورت کو ہر روپ میں احترام دیتا ہے۔ عورت بازاری چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمران شرم و حیاء کا جنازہ نکالنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مظاہرے کے دوران عظمیٰ بخاری کا پتلانڈ راتش اور ناگر جلا کر شدید احتجاج کیا گیا۔ (یکثری اطلاعات اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان: 0300-4324407)

## ضلع قصور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس 3 اپریل 2016ء بروز اتوار 9:30 بجے صبح مرکز کمریہ اہل حدیث ڈیفنس ویو میگزین روڈ چٹوکی میں ہوا ہے۔ اجلاس کی صدارت مولانا محمد شفیع امیر ضلع قصور کریں گے جبکہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم MNA حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، مولانا عبدالرشید مجازی نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب مہمان خصوصی ہوں گے۔ اجلاس کا ایجنڈا حسب ذیل ہوگا: 1 سابقہ کارکردگی - 2 مستقبل کا لاٹھل - 3 دیگر امور بااجازت صدر مجلس۔

مخائب: حسن محمود کبیر پوری، ناظم ضلع قصور

## مولانا محمد سلیم رائی کا خطبہ جمعہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور کے امیر اور ادارہ تبلیغ اسلام جامپور کے مدیر جناب مولانا محمد سلیم رائی 25 مارچ کا خطبہ جمعہ المبارک جناب مولانا عبدالرزاق مسعود کی دعوت پر مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر 95 بوہڑ والا میاں چنوں میں پڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ!

مخائب: محمد عثمان، مینیجر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

## سالانہ کانفرنس (اسلام آباد)

7 مئی 2016ء بروز ہفتہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے زیر اہتمام سالانہ کانفرنس بعد نماز عصر منعقد ہوگی، ان شاء اللہ۔ راولپنڈی/اسلام آباد اور قرب وجوار کے علاقوں کے احباب جماعت اس دن کوئی پروگرام نہ رکھیں۔ شکریہ! (ایم این اے سلفی)

## درخواست دعائے صحت

حضرت مولانا محمد ابراہیم خادم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولانا عبدالجید آزاد کافی دنوں سے علیل ہیں تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: قاری محمد اشرف فاروقی

## مستقل خطبہ جمعہ المبارک

مرکزی جامع مسجد قدس اہل حدیث آصف مارکیٹ اوکاڑا میں مولانا قاری عزیز الرحمن تو حیدی سابق خطیب لاہور 4 مارچ سے مستقل خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔ خطبہ جمعہ 12:30 بجے شروع ہوگا۔

مخائب: حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی امیر ضلع اوکاڑا

# اخبار الجماعۃ

## ترتیبی سیمینار

مؤرخہ 21 فروری بروز اتوار بعد نماز عصر جامع مسجد توحید اہل حدیث نادرا بادلپور میں مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کی طرف سے ترتیبی سیمینار بعنوان ”حجیت حدیث اور فتنہ انکار حدیث“ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مفتی حافظ عبدالستار الحمدانی بڑا پر مغز اور مدلل خطاب کیا۔ حجیت حدیث پر دلائل دیتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ ایک داعی اور پیغامبر کی حیثیت سے دنیا میں تشریف لائے اور انہوں نے اللہ کے دین کو پوری وضاحت کے ساتھ لوگوں تک پہنچایا۔ باوجود اس بات کے کہ صحابہ کرام غریب دان تھے اور عربی کو سمجھتے تھے لیکن قرآن مجید کی بعض آیات کو سمجھنے سے قاصر تھے اور خود رسول اللہ ﷺ انہیں ان آیات کا مطلب سمجھاتے تھے۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جیسے قرآن کی آیت ہے ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَلِيَّاتِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾ اس میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ یہ سبع المثلثی کیا ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا جواب نہ دے سکے۔ اس پر آپ ﷺ نے انہیں بتایا کہ سبع المثلثی سے مراد سورۃ فاتحہ ہے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ آپ نے وضو کرنے کا طریقہ اور نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ بھی سکھایا۔ غرض بیشتر دینی معاملات کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں حکم نازل فرماتے ہیں اس حکم کو بجالانے کا طریقہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ فتنہ انکار حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ منکرین حدیث لوگوں سے کہتے ہیں کہ حدیث کو عقل کی کسوٹی پر پرکھو جو حدیث عقل تسلیم کرے اسے مان لو اور جو حدیث عقل تسلیم نہ کرے اسے چھوڑ دو۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث عقل میں آتی ہو یا نہ آتی ہو صحیح حدیث اس کو بلا تامل مان لو کیونکہ اس میں قصور حدیث کا نہیں بلکہ لوگوں کی سمجھ کا ہے۔ حدیث اپنی جگہ پر درست ہے۔ اس پر انہوں نے دلیل دیتے ہوئے کہا کہ سیدنا عمر فاروقؓ کو صلح حدیبی کی شرائط (حدیث) سمجھ نہیں آ رہی تھیں حالانکہ قرآن نے اسے فتح یمن کہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ فتنہ انکار حدیث کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں علم حدیث اور ذخیرہ حدیث میں کامل دسترس حاصل کرنی چاہیے۔ آخر میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ منکرین حدیث کوئی ایک بھی حدیث ایسی پیش نہیں کر سکتے جو قرآن سے متصادم ہو۔ مذکورہ

پروگرام حاضری کے لحاظ سے بھی بہت کامیاب رہا۔ پروگرام کی کامیابی میں مولانا افضل عزیزی امیر کینٹ، مولانا عارف نشاط ناظم کینٹ، مولانا احمد اللہ حامد سرپرست لاہور، قاری حفیظ الرحمن عامر سیکرٹری ناظم لاہور علامہ منیر احمد وقار نائب امیر لاہور اور قاری عبدالرؤف منادی ناظم مدارس لاہور نے خصوصی کوششیں کیں۔ اللہ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹ: حکیم عبداللطیف مدنی، ناظم لاہور

## رحیم یار خاں میں الشیخ محمد عبداللہ اشرف کی آمد

مؤرخہ 18 فروری 2016ء بروز جمعرات مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارہ منٹھار روڈ شی رحیم یار خاں میں فضیلۃ الشیخ جناب مولانا محمد عبداللہ اشرف (ریسرچ سکالر اسٹوڈنٹ الاسلامیہ جدہ السعودیہ) تشریف لائے۔ بعد نماز ظہر ناہمانہ درس حدیث ارشاد فرمایا۔ بعدہ تحصیل ناظم رحیم یار خاں صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری کے ساتھ جناب حاجی محمد ہارون بندیشہ کے ظہرانہ میں شرکت کی۔ جماعتی زندگی پر گفتگو ہوئی، شہید اسلام علامہ احسان الہی ظہیر شہید کا تذکرہ بھی ہوا جس پر شیخ آبدیدہ ہو گئے۔ 3 بجے بذریعہ شایمار بہاولپور کے لیے تشریف لے گئے۔ مارچ میں مرکز منہاج الاسلام میں خطبہ جمعہ کا وعدہ کیا۔ جزاء اللہ تعالیٰ۔

المرسل: شعبہ نشر و اشاعت تحصیل رحیم یار خاں

## اہل حدیث پتھو فورس باجوڑ انجمنی کا انتخاب

صدر: قاری صاحب گل، جنرل سیکرٹری اصغر خان باجوڑی، ڈپٹی سیکرٹری: ڈاکٹر عطاء الرحمن، پریس سیکرٹری: ڈاکٹر سید ولی، معاون: حیات اللہ کلکوٹ، سیکرٹری مالیات: قاری حمید اللہ وقاری ریاض اللہ ناظم شعبہ تبلیغ قاری محمد زید معاون: قاری محمد اسماعیل ناظم نشر و اشاعت: لقمان ہاشمی معاون: نور رحیم منتخب ہوئے۔

مخائب: جمشید احمد سلفی، ناظم نشر و اشاعت باجوڑ انجمنی

## سیکورٹی گارڈز مطلوب ہیں

لاہور کی عظیم درسگاہ دارالعلوم محمدیہ کو لوکو ورکشاپ مغلوہ لاہور کے لیے 2 سیکورٹی گارڈز ایک ڈرائیور اور ایک خادم کی فوری ضرورت ہے۔ رابطہ:

0306-4200975 - 0321-8147000

## افتتاح مسجد

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے تعاون سے گوٹھ بھل کا کامیں تنظیم الشان جامع مسجد الرشید تعمیر ہو چکی ہے جس کا افتتاح 11 جنوری کو فضیلۃ الشیخ مولانا محمد ابراہیم طارق نے کیا۔ افتتاح کے موقع پر ایک جلسہ بھی منعقد ہوا جس کا اہتمام ناظم ضلع نیاری حافظ زبیر احمد کا کا نے کیا۔ جلسے سے مولانا جمیل عاجز، مولانا عبدالوہاب سیتا، مولانا عبدالرؤف غزنوی، مولانا عبدالعزیز کا کا، مولانا عزیز کا کا، حافظ غلام نبی جلالانی اور آخر میں مولانا محمد ابراہیم طارق نے مدلل اور مفصل بیان کیا، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ زبیر کا کا نے ادا کیے۔ اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں پروگرام میں شرکت کی، اس مسجد کی تعمیر مولانا محمد ابراہیم طارق ناظم اعلیٰ سندھ کے خصوصی تعاون سے پایہ تکمیل تک پہنچی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

المرسل: حافظ صلاح الدین کا کا، سیراچون کا کا

## سفر عمرہ پر روانگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ننکانہ کے امیر جناب حکیم محمد سلیمان اظہر سعادت عمرہ کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے ان کی عدم موجودگی میں جناب مولانا محمد بلال قائم مقام امیر ہوں گے۔

منجانب: حافظ محمد خاں، ناظم ضلع ننکانہ

## ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت والحدیث یوتھ فورس حبیب آباد کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت قاری ابراہیم حامد امیر حبیب آباد منعقد ہوا جس میں تمام ذمہ داران شریک ہوئے۔ فیصلہ ہوا کہ 25 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک اجتماعی وسیع جریض گراؤنڈ میں ادا کیا جائے۔ بیت المال کو مضبوط اور باہم روابط بڑھانے پر زور دیا گیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا گیا۔

منجانب: حبیب الرحمن، ناظم حبیب آباد

## خطبہ جمعۃ المبارک

مؤرخہ 22 فروری کا خطبہ جمعۃ المبارک حافظ محمد زکریا عاصم نے ٹھینگ موڑ اڈا پلاٹ جامع مسجد اہل حدیث میں ارشاد فرمایا۔

ڈاکٹر نعیم احمد انصاری، سیکرٹری AYF کوٹ رادھا کشن

## ضرورت رشتہ

لڑکی عمر 30 سال، تعلیم PHd، لکچرار، قوم راجپوت منہاس کے لیے ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: 0312-1501149

## اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے ناظم نشر و اشاعت محمد سرفراز حسن کے قریبی عزیز، سابق کونسلر بلدیہ ٹوبہ نیک سنگھ محمد ادریس مچھلی والے کے چھوٹے بھائی محمد طارق طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ حافظ عبدالوہاب نے پڑھائی۔ تحصیل گوجرہ کے عہدیداران نے مرحوم کے انتقال پر اظہار تعزیت، مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ علاوہ ازیں تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران و رہنما ڈاکٹر محمد حسن، مولانا عبدالقادر عثمان، حافظ محمد اسلم، جٹ میاں محمد افضل، ملک محمد اسلم آرا، محمد سرفراز حسن، صوفی محمد دین عاجز و دیگر نے مؤرخ اہل حدیث ممتاز مذہبی سکالر، مولانا محمد اسحاق بھٹی کے انتقال پر اظہار تعزیت، دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

## دعائے مغفرت کی ابتیل

گذشتہ دنوں قاری عبدالحمید امجد (صدر مدرس معبد القرآن کراچی) اور فضیلۃ الشیخ ظلیل الرحمن عزیز کے برادر اصغر وفات پا گئے ہیں اسی طرح مولانا داود ربانی (جتنی گوٹھ) کی والدہ محترمہ، مولانا خالد محمود اظہر ڈیرہ غازی خان اور علامہ قاری محمد یعقوب شیخ کی عزیزہ، مولانا عبدالشکور احمد پور شریقی کی عزیزہ وفات پا چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو قرب رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محمد رفیق، معبد القرآن والحدیث خرم پور روڈ گلشن توحید احمد پور شریقی، ضلع بہاولپور

## انتقال پر ملال

### عطاء الرحمن حقانی کو صدمہ!

جناب عطاء الرحمن حقانی ناظم دفتر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان اور محمد اشفاق سلفی سرپرست AYF ضلع بہاولپور کی پھوپھی جان گذشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملیں، متوفی صوم و صلوة کی پابند اور بااخلاق خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ 4 یک دنیا پور میں قاری مرسلین نے پڑھائی، نماز جنازہ میں طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی کثیر تعداد شریک تھی۔ ادارہ ان کے غم میں شریک ہے اور مرحوم کے لیے بارگاہ ایزدی میں مغفرت کا طلبگاری ہے۔ (ادارہ)

### امیر ضلع قصور کو صدمہ!

مؤرخہ 9 مارچ 2016ء کو مولانا محمد شفیع امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کی ہمیشہ محترمہ لاہور میں انتقال کر گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! جنازہ لاہور میں ادا کرنے کے بعد چھانگا مانگا میں بھی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ امامت کا فریضہ حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل میر محمدی صاحب نے ادا کیا۔ نماز جنازہ میں علماء کرام اور دیگر سماجی و مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔ دعا گو: حافظ محمد زکریا بن محمد عاصم، ناظم سنی کوٹ رادھا کشن

گذشتہ دنوں قاری زاہد محمود خطیب جامع مسجد اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی کے دادا جان رضائے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی شریف النفس، کم گو صوم و صلوة کے پابند اور نفیس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دنیاوی لغزشوں سے درگزر فرمائے۔ دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

# گولڈن

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارشیٹنڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

ایمپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

0300-6430739  
055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

مکمل ایمپلی فائر  
خود تیار کردہ  
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

مساجد کے لئے خصوصی رعایت کی





بارہ (12) کتابیں  
مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے دینی و اصلاحی درج ذیل 12 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

|                           |                         |                          |
|---------------------------|-------------------------|--------------------------|
| پیارے نبی کی پیاری سنتیں  | پیارے نبی کی پیاری نماز | شادی بیاہ کے مسنون طریقے |
| مسئلہ اہل حدیث پر ایک نظر | مسنون رکعت تراویح       | طریقہ طہارت و صلوٰۃ      |
| اثبات رفع الیدین          | مسائل رمضان المبارک     | آداب نماز                |
| مسائل زکوٰۃ               | قرآنی و مسنون دعائیں    | حرز اعظم                 |

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور تبلیغ دین کو عام کریں۔

ادارہ ہذا کی طرف سے مسلک اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل فورکٹر مدلل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ ملک کی تمام مساجد اہلحدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔

مسائل حقہ کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کے وعدے پر مکمل سیٹ بالکل مفت بھیجا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

**نوٹ:** دینی لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

محمد حسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

F.A اور B.A میں سائیہ وال بورڈ اور پنجاب یونیورسٹی سے سلسل پوزیشن لینے کا اعزاز

بیت القرآن

داخلہ شروع ہے

ایف۔ اے اور بی۔ اے کے ساتھ  
دین اسلام کی تعلیم دینے والا مثالی ادارہ

اوکاٹا (فار بوائز)

الفرق ان کالج



F.A کے نتائج

|      |                     |
|------|---------------------|
| 2010 | خلع بھریں اول       |
| 2011 | خلع بھریں دوم       |
| 2013 | بھاشم بل، بھاشم دوم |
| 2014 | بھاشم دوم اور سوم   |
| 2015 | بھاشم اول           |

B.A کے نتائج

|      |                       |
|------|-----------------------|
| 2012 | خلع بھریں اول         |
| 2013 | خلع بھریں اول اور دوم |
| 2015 | خلع بھریں اول         |

خصوصیات

- دینی زبان پڑھنے کی صلاحیت پیدا کرنا
- انگریزی زبان پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت
- Spoken English کو سیکھنا اور اس کی تعلیم دینا
- دینی ماحول میں تعلیم دینا
- مستحق طلباء کیلئے تمام سہولیات مع تعلیم بالکل فری

آغاز داخلہ یکم اپریل 28 اپریل 2016ء

کلاس کا آغاز 2 مئی 2016ء

نوٹ

توضیح: اپنے عزیز بچوں کو دین اسلام کی تعلیم سے آگاہ کر کے مکمل صلاح کی طرف مائل کر دینا ہمارا کام ہے۔

پروفیسر عبدالماجد الفرقان ویفیر سوسائٹی میں شریعت لیسل کالجیٹر 1 فیصل آباد لاہور

0333-8556473 0321-4040648

BA میں پنجاب یونیورسٹی سے کامیاب ہونے والے طلباء کا اعظم یونیورسٹی اسلام آباد پنجاب یونیورسٹی لاہور، بہاولپور، یونیورسٹی ملتان، لکھنؤ، یونیورسٹی اکوڑہ، یحییٰ یونیورسٹی فیصل آباد اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے اسلامیات، اردو، انگلش اور تاریخ میں ماسٹریج کی تعلیم مکمل کر رہے ہیں۔ الحمد للہ

Page 1 of 1  
0321-4040648



صرف چار سال میں درس نظامی اور بی اے

# ابو ہریرہ شریعہ کالج

2016

داخلہ یکم اپریل تا 20 اپریل

**مہم** میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء داخلہ لے سکتے ہیں تاہم فیل ہونے کی صورت میں انہیں قانع کر دیا جائے گا۔

نوٹ: پریکٹیکل دینے والے طلباء رخصت لیکر پریکٹیکل دے سکیں گے۔

پیشہ پاسبان  
کامیاب

پاکستان میں  
قرآن و حدیث کی  
کامیابی

تفسیر قرآن  
درک کتب کا اثر

کمالیہ نصاب  
تعلیم کا بانی

ابو ہریرہ شریعہ کالج کے امتیازات

رسمیہ جیسٹیل پرنسپل ابو ہریرہ شریعہ کالج 37- کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور

0333-4566379-0332-8010901-0301-4876430-0305-4036012

داخلہ یکم اپریل تا 15 اپریل 2016

P- بلاک  
لاہور میٹروپولیٹن  
نژاد کوٹ عبدالملک  
نیچر پورہ روڈ

المان ابو ہریرہ شریعہ کالج لاہور

## ابو ہریرہ ماڈل ہائی سکول

**مہم** \* مل پاس داخلہ انٹری ٹیسٹ کے ساتھ ہوگا \* سرپرست کا ساتھ آنا ضروری ہے۔

**معلومات** \* معیاری تعلیم و تربیت کی کارڈی \* قیام و طعام کا انتظام بذمہ ادارہ

زیور نگرانی: جیسٹیل چیمبر میں ابو ہریرہ ٹرسٹ اقبال ٹاؤن لاہور \* بے کراؤٹ عربی گرامر اور ترجمہ قرآن مجید \* سکول کی تعلیم کے ساتھ ملازمت کا تجربہ \* معاشی کی مسنون دعائیں

رئیس الرحمۃ انسٹیٹیوٹ  
مولانا عبدالملک مجاہد  
(ہیجنگ ڈائریکٹر دارالسلام انٹرنیشنل)



واربرٹن

الرحمة انسٹیٹیوٹ

اعلان داخلہ 2016-17ء

Arrahmah Institute

درس نظامی اور وفاق کے ساتھ ساتھ میٹرک سے بی اے تک ریگولر معیاری نظام تعلیم

### شرائط

- امیدوار نڈل پاس ہو (حافظ قرآن کو ترجیح دی جائے گی)
- داخلہ انٹری ٹیسٹ کے ذریعے صرف میٹرک پر ہوگا
- طالب علم نے سکول کے جس مرحلے (نڈل، میٹرک) کی تعلیم مکمل کی ہے، انٹری ٹیسٹ اسی نصاب سے لیا جائے گا۔
- بوقت داخلہ اپنے تعلیمی کوائف، ب فارم / شناختی کارڈ، والد / سرپرست کے قومی شناختی کارڈ کی کاپی اور دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر کالانا لازمی ہوگا

### سہولیات

- ہاسٹل / تین وقت کا معیاری کھانا
- علاج معالجے کے لیے روشنی جنرل ہسپتال کی سہولت
- صاف شفاف پانی کے لیے جدید فلٹریشن اور چلر پلانٹ

### نصوصیات

• شرعی و عصری علوم و فنون میں ماہر، محنتی اور تجربہ کار اساتذہ

• جامع لائبریری + کمپیوٹر لیب

• عربی، انگلش سکھانے کے لیے لینگوئج لیب

• ماہانہ ٹیسٹ سسٹم اور کارکردگی رپورٹ کا اجرا

• تعلیمی، تحریری و تقریری مقابلہ جات

• پرسکون علمی اور فرحت افزا تعلیمی ماحول

• نامور علماء، ریسرچ سکالرز اور ماہرین تعلیم سے استفادہ کے مواقع

• ملکی و بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں داخلے کے مواقع

• سالانہ مطالعاتی و تفریحی ٹورز

• 24 گھنٹے کا تعلیمی و تربیتی مرتب ٹائم ٹیبل

• سکول شیڈول کے مطابق تعلیمی سال کا آغاز یکم اپریل سے ہوگا

رجسٹریشن جاری ہے، انٹری ٹیسٹ 2 اپریل بروز ہفتہ 10 بجے صبح ہوگا



الرحمة انسٹیٹیوٹ، عقب روشنی جنرل ہسپتال، واربرٹن، ضلع ننکانہ

03218840246, 03064096155, 03338229031, 0562794499

arrahmahinstitute2010@gmail.com





# چلو، چلو دھوپي گھاٹ فيصل آباد چلو

## بیداری ملت

# احمدیہ

### کانفرنس

9 اپریل 2016ء

بروز ہفتہ  
نماز مغرب 5  
رات گئے تک

کنوینر کانفرنس  
مجاہد مسلک احمدیہ، مقرر ضلع میان  
حضرت علامہ عبدالرشید مجازی  
صاحب حفظہ اللہ  
نائب امیر مرکزی جمعیت احمدیہ پاکستان

نقابت  
شیر پنجاب  
حافظ عمران تبسم  
صدر یوتھ فورس پنجاب

پاسبان مسلک احمدیہ  
حضرت العلام  
صاحب حافظ عبدالکریم  
ایم۔ این۔ اے  
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت احمدیہ پاکستان

خصوصی خطاب  
قابلیت سلفیہ حضرت علامہ  
پروفیسر  
سنیٹر ساجد میر  
صاحب حفظہ اللہ  
امیر مرکزی جمعیت احمدیہ پاکستان

کانفرنس میں شرکت کیلئے ٹوپیک سنگھ سے  
قافلے بعد از نماز عصر روانہ ہوں گے انشاء اللہ

زیر نظامت  
خادم جمعیت  
جناب محترم محمد اسلم چیمہ  
چوہدری محمد اسلم  
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت احمدیہ  
ضلع ٹوبہ

جناب حافظ شیخین توحیدی صاحب  
یوتھ فورس پنجاب  
جناب پروفیسر حافظ محمد عبداللہ نور صاحب  
یوتھ فورس ضلع ٹوبہ  
جناب حافظ محمد عبداللہ افضل صاحب  
یوتھ فورس ضلع ٹوبہ

زیوہیات  
ترجمان مسلک احمدیہ  
حضرت علامہ  
صاحب حفظہ اللہ  
برق التوحیدی  
مہتمم جامعہ شرعیہ ٹوبہ

قاری عبدالنظار، قاری محمد اسلم حنیف، قاری ذکاء الرحمن، میاں محمد زکریا انصاری، قاری محمد عباس  
مولوی محمد اسلم شاکر، حافظ فاضل قدیر، قاری عمر فاروق، محمد اشفاق انصاری، ابو سفیان انصاری، عبدالنظار انصاری

مخائب  
کارکنان مرکزی  
جمعیت احمدیہ  
ٹوبہ

محترم جناب  
شیخ حسین صاحب  
مدیر ادارہ بیت القرآن

بیت القرآن ہمیں سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے (الحمد للہ)

مرکز اُمّ القریٰ للدراسات الاسلامیہ

محکمہ قادریہ، مریٹھ کے روڈ، بالقابل پولیس کالونی فاروق آباد

عظیم شجرہ  
سید محمد خورشید

مدارس دنیا میں انقلاب  
جدید طریقہ تدریس سے

تجوید القرآن کورس

2 سالہ بجائے  
2 ہفتوں میں مکمل

14 روز پرنٹل کورس روزانہ 1 گھنٹہ  
آغا کوڑن 2 اپریل 2016 بروز منہ بوقت شام 5 بجے

آئیے قرآن سیکھئے ہر قسم کے جماعتی سیاسی اور فقہی تعصبات سے

بالآخر ہو کر قرآن مجید کو اس کی اپنی زبان میں سمجھیں

فہم قرآن کورس

صرف 9 دن میں عربی گرامر کورس ملٹی میڈیا کے ذریعے

خواتین یکمے پر وہ کا خاص انتظام ہوگا

سنہری مواقع

مدارس جامعات، سکول، کالج  
یونیورسٹی کے تمام طلباء و طالبات  
ان کے علاوہ ہر عمر کے افراد  
و خواتین شامل  
ہو سکتے ہیں۔

ان  
شاہد اللہ

درس نظامی 2

فاضل عربی

شعبہ فاق المدارس سلفیہ

شعبہ حفظ القرآن کے ساتھ

شعبہ فہم صلاۃ

شعبہ ترجمہ القرآن

شعبہ ناظرۃ القرآن مکمل انتظام

میٹرک کا

داخلہ

شرع ہے

خصوصیات

عربی کرائمر اور تجوید القرآن کی مشقیں بذریعہ کمپیوٹر کرانے کا انتظام ہے۔  
کورس میں داخلہ کے لئے کوئی فیس نہیں۔ کورس کے اختتام پر کامیاب ہونیوال کو اسناد دی جائیگی  
ادارہ ہذا کی سند پر اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی میں عربی ڈپلومہ کیلئے داخلہ لیا جاسکتا ہے۔  
مزید معلومات کیلئے ہمارے ادارے کا شائع کردہ بروشر پڑھئے۔

اساتذہ کرام • عدلیہ  
و کلاء • ایس ایس پی  
افسران • پولیس • بینکرز  
انجینئرز • ڈاکٹر • چارٹرڈ  
اکاؤنٹنٹس • تاجر • صحافی  
مذہبی سرکارز • سرکاری  
وپرائیویٹ ملازمین بھی  
استفادہ کر سکتے ہیں۔

محترم جناب  
احسان اللہ  
رہنما اعلیٰ مقامات و ادارات

محترم جناب  
بیت محمد الیاس  
رہنما اعلیٰ مقامات و ادارات

محترم جناب  
ام ابراہیم  
رہنما اعلیٰ مقامات و ادارات

محترم جناب  
مشتاق احمد تانی  
رہنما اعلیٰ مقامات و ادارات

محترم جناب  
محمد اقبال طاہر  
رہنما اعلیٰ مقامات و ادارات

0322-0315  
5866957  
056  
3875158

امان اللہ مجاہد مرکز اُمّ القریٰ للدراسات الاسلامیہ  
محکمہ قادریہ، مریٹھ کے روڈ، بالقابل پولیس کالونی فاروق آباد



مکتبہ اسلامیہ کی اہم کاوشوں کے ذریعے

# شاہرہ زندگی کو علم و عمل سے روشن کیجئے



امام العزیز بن کثیر رحمہ اللہ

تفسیر ابن کثیر

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام العزیز بن کثیر رحمہ اللہ

تفسیر ابن کثیر

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام العزیز بن کثیر رحمہ اللہ

تفسیر ابن کثیر

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

مُوطَا بِاِیْمَامِ مَالِکَہ

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

مُوطَا بِاِیْمَامِ مَالِکَہ

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

مُوطَا بِاِیْمَامِ مَالِکَہ

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

مُوطَا بِاِیْمَامِ مَالِکَہ

مختصر 1 جلد | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام • مختلف سطحوں سے تقابل کے بعد سلی • ہندو کے مطابق تفسیر کا اہتمام • خوبصورت طبعی عکاسی اور پیرس سرورق



# Weekly AHL- E - HADITH

CPL No  
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

**E-Mail:** [weeklyahlehadith@yahoo.com](mailto:weeklyahlehadith@yahoo.com)

**WEBSITE:** [www.ahlehadith.org](http://www.ahlehadith.org)

**Head Office:**

**Tell:** 042-37729933

**Fax:** 042-37725525

## Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

**Paigham T.V:**

042-37722876

سیر النبی کا سفر

27 26 25

0300-732823